سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

منگل، 4-دسمبر 2018

(یوم الثلاثہ، 25-ربیع الاوّل 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: پانچواں اجلاس

جلد 5 : شمارہ 2

63

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 4۔دسمبر 2018

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ،آبپاشی اور زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

1۔ راجہ یاور کمال خان:
سردار فاروق امان اللہ دریشک:
سردار احمد علی خان دریشک:
محترمہ سبین گل خان:

پنجاب کی 17 فیصد عوام ٹائلٹ کی سہولت سے محروم ہے۔ٹائلٹ سے محروم علاقوں میں راجن پور، مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازی خان سر فہرست ہیں جہاں تقریباً 40 فیصد سے بھی زیادہ عوام اس سہولت سے محروم ہیں۔
یہ ایوان حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ پنجاب بھر کے عوام کو بالخصوص دیہی عوام کو یہ سہولت فراہم کرنے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں۔

2۔ سیدہ زہرا نقوی:

اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں گلی محلوں، ٹریفک سگنلز اور چوراہوں پر بھیک مانگنے والے افراد کے لئے روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

3۔ جناب ساجد احمد خان:

یہ ایوان صوبائی اسمبلی پنجاب کی 90 سالہ تاریخ میں پہلی مرتبہ اسمبلی سیکرٹریٹ میں محفل عید میلاد النبیؐ منعقد کرنے پر اظہار مسرت کرتا ہے اور اس مبارک محفل کے انعقاد کا آغاز کرنے پر سپیکر پنجاب اسمبلی جناب پرویز الٰہی کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔یہ ایوان اس یقین کا اظہار بھی کرتا ہے کہ یہ سلسلہ تاقیامت جاری رہے گا۔

64

4- محترمہ حناپرویزبٹ: اس ایوان کی رائے ہے کہ سموگ سے بچاؤ کیلئے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کئے جائیں نیزاس حوالے سے آگاہی مہم چلائی جائے۔

5- سید یاور عباس بخاری:
جناب محمد ندیم قریشی:
محترمہ شاہدہ احمد:
محترمہ ساجدہ بیگم:
یہ ایوان عوام کے لئے پینے کے میٹھے پانی کی فراہمی کے لئے 21-ارب روپے مختص کرنے پر موجودہ حکومت کو مبارکباد پیش کرتا ہے نیز یہ مطالبہ بھی کرتا ہے کہ اس پراجیکٹ سے متعلقہ تمام محکمہ جات کو اس بات کا پابند بنایا جائے کہ وہ مالی سال کے اختتام تک اس مختص شدہ رقم کا استعمال یقینی بنائیں تاکہ اس کے ثمرات پنجاب کی عوام تک پہنچ سکیں۔

65

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا پانچواں اجلاس

منگل،4-دسمبر2018

(یوم الثلاثہ،25-ربیع الاوّل1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 12 بج کر 9 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿١٤﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿١٥﴾ بَلْ
تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿١٦﴾ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿١٧﴾ اِنَّ
هٰذَا لَفِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿١٨﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ﴿١٩﴾

سُوْرَۃُ الْاَعلٰی آیات14تا19

بے شک وہ مراد کو پہنچ گیا جو پاک ہوا(14)اور اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا (15) مگر تم لوگ تو دنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو (16) حالانکہ آخرت بہت بہتر اور پائندہ تر ہے(17) یہی بات پہلے صحیفوں میں (مرقوم) ہے(18)(یعنی)ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں(19)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

لمحہ لمحہ شمار کرتے ہیں
آپؐ کا انتظار کرتے ہیں
اس پہ راضی خدا کی ذات ہوئی
مصطفیؐ سے جو پیار کرتے ہیں
میں خطا بار بار کرتا ہوں
وہ کرم بار بار کرتے ہیں
ان کے غم میں ظہوری چین ملے
چارہ گر بے قرار کرتے ہیں

سوالات

(محکمہ جات امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ، آبپاشی اور زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، آبپاشی اور زراعت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 14 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں گندم کے بیج کی مفت فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*14: **جناب نصیر احمد:** کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

صوبہ میں گندم کی پیداوار میں اضافہ کے لئے مفت بیج کی فراہمی کے بارے میں کوئی پالیسی موجود ہے تو سال 17-2016 میں کتنے کسان اس سے مستفید ہوئے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

پنجاب میں زیادہ تر کاشتکار کم رقبہ والے اور غریب ہیں جو کہ گندم کی نئی اقسام کا تصدیق شدہ اور اچھی کوالٹی کا بیج خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے بلکہ اپنا گھریلو بیج ہی کاشت کرتے ہیں جو پیداوار اور کوالٹی کے لحاظ سے بہتر نہیں ہوتا۔ اس صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے 16-2015 میں حکومت پنجاب، محکمہ زراعت (توسیع) نے پنجاب میں تصدیق شدہ اور بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والی گندم کی نئی اقسام کا تصدیق شدہ بیج قرعہ اندازی کے ذریعے کاشتکاروں میں مفت تقسیم کرنے کا پروگرام شروع کیا جس کے تحت 17-2016 میں گندم کے بیج کے 50 کلو گرام والے 98 ہزار 159 تھیلے بذریعہ قرعہ اندازی 2 تھیلے فی کاشتکار پنجاب کے تمام اضلاع کے تمام گاؤں کے 57 ہزار 260 کاشتکاروں میں تقسیم کئے گئے۔

سال 15-2014 میں پنجاب میں گندم کی اوسط پیداوار 29.95 من فی ایکڑ تھی جبکہ دیگر اقدامات اور اس پروگرام کی بدولت سال 16-2015 میں 30.62 من فی ایکڑ اور سال 17-2016 میں 33.31 من فی ایکڑ رہی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میرے دو تین ضمنی سوالات ہیں لیکن میں اس چیز کی وضاحت منسٹر صاحب سے چاہوں گا کہ جواب میں کہا گیا ہے کہ 17-2016 میں ایک کاشتکار کو دو تھیلے فی کس دیئے گئے تھے جس کی وجہ سے گندم کی فی ایکڑ پیداوار میں اچھا خاصا اضافہ دیکھنے میں آیا اور بہت بڑی تعداد میں گندم کے بیج کے 50 کلو گرام کے تھیلے تقسیم کئے گئے ہیں۔ مجھے جو انفارمیشن دی گئی ہے اسی کے مطابق 57260 کاشتکاروں میں یہ تھیلے تقسیم کئے گئے ہیں تو اگر میں اس کو 2 سے multiply کرتا ہوں تو میرے سامنے ایک لاکھ 14520 تھیلے کی figure آتی ہے جبکہ یہاں دی گئی انفارمیشن کے مطابق 98160 تھیلے تقسیم ہوئے۔ 16360 تھیلے کہاں گئے کیونکہ وہ اس تحریری جواب میں نہیں بتائے گئے اور ایک جگہ پر بتایا گیا ہے کہ 98 ہزار تھیلے دو تھیلے فی کاشتکار کے حساب سے تقسیم ہوئے ہیں تو یہ باقی تھیلے کہاں گئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! جو تھیلے تقسیم ہوئے ہیں وہ میرٹ پر تقسیم ہوئے ہیں۔ اس وقت اس حوالے سے ایک کمیٹی بنتی تھی جس کے لئے ہر گاؤں کی مسجد میں اعلان ہوتا تھا جس میں امام صاحب، ایگریکلچر فیلڈ اسسٹنٹ، زمیندار اور پٹواری قرعہ اندازی کے ذریعے بیج کے تھیلے تقسیم کرتے تھے۔

جناب سپیکر! معزز ممبر جو فرما رہے ہیں کہ 16 ہزار تھیلے کم ہیں تو ان کے تخمینے میں فرق ہے کیونکہ 57 ہزار سے زائد کاشتکاروں میں میرٹ پر یہ تھیلے تقسیم ہوئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہیں حساب لگانے میں کوئی فرق آرہا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! ابھی دیکھ لیں کہ 57260 کو اگر 2 سے multiply کریں تو ایک لاکھ 14520 تھیلے بنتے ہیں۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! جو ہمارا آبپاشی والا علاقہ ہے وہاں پر دو تھیلے فی کاشتکار تقسیم ہوتے ہیں اور بارانی علاقے میں ایک تھیلہ فی کاشتکار تقسیم ہوتا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں کسی تفصیل میں نہیں جا رہا بلکہ جو مجھے جواب دیا گیا ہے اس میں انہوں نے فرمایا ہے کہ دو تھیلے فی کاشتکار تقسیم ہوئے ہیں تو 57260 کو 2 سے multiply کریں تو ایک لاکھ 14520 تھیلے بنتے ہیں جبکہ جواب میں ہے کہ 98 ہزار تھیلے ہم نے کاشتکاروں کو دیئے ہیں۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! معزز ممبر کو شاید سمجھ نہیں آ رہی کیونکہ میں عرض کر رہا ہوں کہ دو تھیلے فی کاشتکار آبپاشی والے علاقے کے لئے اور ایک تھیلہ فی کاشتکار بارانی علاقے کے لئے ہے اور اگر اس کی calculation کریں تو 98 ہزار figure بنتی ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! دو تھیلوں کو 57260 سے multiply کر کے اس کا جواب منسٹر صاحب دے دیں کہ کتنے تھیلے بنتے ہیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! معزز ممبر اسے صرف ایک مسئلہ بنا رہے ہیں۔۔۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! نہیں کوئی مسئلہ نہیں۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان 12 کروڑ عوام کا ہے اور یہاں پر محکمہ کی طرف سے آیا ہوا تحریری جواب سرے سے غلط ہے۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! اگر detail چاہئے تو ان کو دے دیتے ہیں۔۔۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! مجھے detail نہیں چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ معزز ممبر کو detail دے دیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں detail نہیں مانگ رہا مجھے جو جواب دیا گیا ہے اُس میں بتایا گیا ہے کہ دو تھیلے فی کاشتکار تقسیم ہوئے ہیں۔ یہاں پر 57 ہزار 208 کاشتکاروں کو یہ تقسیم کئے ہیں یہ ایک لاکھ 14 ہزار بنتے ہیں مگر انہوں نے بتایا ہوا کہ 98 ہزار تقسیم کئے ہیں۔

جنابب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ان کے اپنے جواب کے اندر 16 ہزار تھیلوں کی کمی ہے جو جواب انہوں نے دیا ہے وہ تھیلے کدھر گئے ہیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو بتا رہا ہوں بارانی علاقوں کے لئے ایک تھیلا دیا گیا 2 تھیلے نہیں دیئے گئے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! پھر جو جواب دیا گیا ہے یہ غلط تصور کیا جائے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ مہربانی کر کے معزز ممبر کو details provide کر دیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں detail نہیں مانگ رہا آپ سمجھ لیں یہ آج تیسری دفعہ ہونے جا رہا ہے۔ اسمبلی کے اندر پہلے بھی جس دن سوال و جواب کا دن تھا اُس میں بھی منسٹر صاحب نے یہ کہا تھا جو میں جواب دے رہا ہوں وہ ٹھیک ہے اور جو آپ کے پاس printed ہے وہ غلط ہے۔ اُس کے بعد کل معزز وزیر میاں محمود الرشید نے بڑی عقل مندی کا ثبوت دیا انہوں نے خود ہی accept کر لیا کہ جواب غلط ہے آپ نے سوال pending فرما دیا۔ آج پھر یہاں پر سراسر غلط جواب آیا ہے اُس کی کوئی ذمہ داری لینے کے لئے تیار بھی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! kindly آپ اس چیز کو چیک کر لیں اور جناب نصیر احمد کی بات کچھ نہ کچھ حد تک درست ہے۔ منسٹر صاحب! آپ کے محکمہ والے ایوان میں موجود ہیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! بیٹھے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہیں چاہئے وہ نوٹس لے لیں اور آپ کو proper طریقے سے اس پر prepare کریں تاکہ آئندہ کوئی مسئلہ نہ آئے۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نصیر صاحب! اس سوال کو pending کر دیں؟

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہم نے آپ کی بات کو پورا honour کیا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری حضرات بیٹھے ہیں میں نے انہیں کہہ دیا ہے اس کو نوٹ کر لیں۔ اس سوال کو ہم نے pending کر دیا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! آپ نے درست فیصلہ کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ next time نہیں ہوگا we will make sure آپ کو proper answer ملے گا۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! اگر next time اس طرح ہو تو میری آپ سے گزارش ہے اس کو باقاعدہ کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ ایوان کا وقت ضائع نہ ہو اور کاشتکار جن کی یہ امانت ہے اُن کو یہ امانت اُن کے گھروں تک پہنچائی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہم نے اس سوال کو pending کر دیا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں تھوڑی سی درستی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اب یہ سوال pending ہو گیا ہے آپ بیٹھ جائیں۔ شکریہ۔ جی، اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 99 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ کے زیر انتظام مویشی فارموں کے نام اور ریسرچ ورک سے متعلقہ تفصیلات

*99: چودھری اشرف علی: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں دودھ اور گوشت کی پیداوار بڑھانے کے لئے محکمہ کی طرف سے کتنے فارم موجود ہیں، ان کے نام، قیام اور مقامات کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا مذکورہ فارموں میں ریسرچ ورک بھی کیا جاتا ہے اگر ہاں تو تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا محکمہ پرائیویٹ فارموں کے قیام کے لئے پرائیویٹ لوگوں کو بھی کوئی سہولت اور معاونت فراہم کرتا ہے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) صوبہ میں دودھ اور گوشت کی پیداوار بڑھانے کے لئے محکمہ کے 20 فارم ہیں ان کے نام، قیام اور مقامات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی، ہاں! مذکورہ فارموں میں تعلیمی ادارے اور محکمہ لائیوسٹاک ریسرچ کرتا ہے فارموں میں اینیمل بریڈنگ، نیوٹریشن، لائیوسٹاک مینجمنٹ اور میڈیسن جیسے عنوانات پر ریسرچ کی جاتی ہے۔

(ج) جی، ہاں! محکمہ پرائیویٹ فارموں کے قیام کے لئے تکنیکی معاونت فراہم کرتا ہے۔ محکمہ فزیبلٹی، خوراک، بریڈ اور ادویات و بیماریوں کے بارے میں معاونت کرتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چوہدری اشرف علی: جناب سپیکر! جز (الف) میں یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ صوبہ میں دودھ اور گوشت کی پیداوار بڑھانے کے لئے محکمہ کے 20 فارم ہیں تو آپ کی وساطت سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ صوبہ کے اندر جو 20 فارم ہیں یہ صوبہ کے لوگوں کی جو دودھ اور گوشت کی ضروریات ہیں اُن کو کتنے فیصد پورا کرتے ہیں اور جو باقی ماندہ ہیں کس طرح سے محکمہ نے اُس کا بندوبست کیا ہے کہ وہ صوبہ کے لوگوں کے لئے دودھ اور گوشت کی پیداوار کو یقینی بنایا جا سکے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ!

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! یہ جو فارم ہیں یہ صوبہ کے لوگوں کے دودھ اور گوشت کی ضرورت پورا کرنے کے لئے نہیں ہیں یہ تجرباتی اور ریسرچ فارم ہیں یہاں پر experiment کیا جاتا ہیں اگر ہم اس کی شرح نکالیں گے تو 00001. کچھ اس طرح نکلے گی۔ یہاں پر تجربہ کیا جاتا ہے اور پھر باہر انفارمیشن disseminate ذمہ داروں کو کی جاتی ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال۔

چوہدری اشرف علی: جناب سپیکر! ابھی اگلا سوال نہیں ابھی تو اسی سوال پر بات ہو گی اگر جز (الف) دیکھیں تو اس میں پوچھا گیا ہے صوبہ میں دودھ اور گوشت کی پیداوار بڑھانے کے لئے محکمہ کی طرف سے کتنے فارم موجود ہیں ان کا کام دودھ کی پیداوار کو بڑھانا اور گوشت کی پیداوار کو بڑھانا ہے تاکہ صوبہ کے اندر جو رہنے والے لوگ ہیں اُن کی ضروریات کو پورا کیا جا سکے تو یہ محکمہ کی ذمہ داری ہے۔ محکمہ کا تو کام ہی یہ ہے کہ وہ پبلک کو facilitate کریں یہ دودھ اور گوشت کی پیداوار بڑھا کر محکمے کی اور عوام کی ضروریات کو کس طرح سے پورا کرتے ہیں چونکہ ultimately تو یہ محکمہ کی ہی ذمہ داری ہے کسی نے باہر سے آ کر تو اس کو پورا نہیں کرنا اس سلسلے میں منسٹر صاحب ذرا وضاحت فرما دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! میری گزارش ہے جس طرح ایگریکلچر یونیورسٹی ہے، ایگریکلچر کے ریسرچ فارمز ہیں وہاں پر گندم کا بیج بنایا جاتا ہے پھر وہ بیج زمینداروں کو دیا جاتا ہے۔ زمیندار اُس بیج کو multiply کرتے ہیں کھیتوں میں بیج لگاتے ہیں پیداوار کو بڑھاتے ہیں تو جو معزز ممبر کا سوال ہے سرکاری فارموں کا مقصد گوشت یا دودھ باقاعدہ بنانا، بیچنا اور مارکیٹ میں سپلائی کرنا نہیں ہے اُن کا مقصد جو لوگ اس شعبے سے منسلک ہیں اُن کو بہترین نسل کے جانور میسر کرنا ہے تاکہ وہ اس سے استفادہ کر سکیں اور صوبے اور ملکی ضرورت کو پورا کر سکیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! اگر محکمہ اس طرح سے اپنی جان چھڑائے گا تو پھر جو صوبہ کے لوگوں کی ضروریات ہیں وہ کس نے پوری کرنی ہے؟ یہ تو حکومت وقت کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں منسٹر صاحب نے آپ کو clear بتا دیا ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! clear نہیں ہے وہ تو زراعت پر لے گئے ہیں کہ وہ بیج تیار کرتے ہیں، یہاں پر بیج کی بات نہیں ہو رہی، یہاں پر تو دودھ اور گوشت کی بات ہو رہی ہے تو دودھ اور گوشت کے حوالے سے بات کریں بیج کی بات نہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب نے دودھ اور گوشت کے بارے میں آپ کو بتایا ہے شاید آپ نے سنا نہیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں نے بالکل سنا ہے۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! میں نے زراعت کی مثال دی ہے معزز ممبر سمجھیں کہ اگر اچھا semen فارم پر میسر ہوگا اور جناب کی کوئی اچھی قیمتی گائے ہے اُس کو ہم artificially inseminate کر دیں گے تو آپ کی گائے ماشاءاللہ اچھا دودھ دینے لگ جائے گی پھر جناب وہ دودھ بیچیں گے، ملک کے لوگ پئیں گے جناب بھی خوشحال ہوں گے اور علاقے اور محکمے کی نیک نامی بھی ہوگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں تو اپنی بات نہیں کر رہا کہ میری گائے دودھ دینے لگ جائے گی میں تو پورے پنجاب کی بات کر رہا ہوں۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! معزز ممبر جیسے جتنے گائے والے لوگ ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب نے آپ کی گائے کے بارے میں مثال دی ہے۔ اب تشریف رکھیں۔ جی، اگلا سوال۔۔۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! ابھی تو ایک سوال ہی ہوا ہے۔ ایک جز پر ہی بات ہوئی ہے ابھی تو آگے بات ہو رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے تین ضمنی سوال کر لئے ہیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! ابھی تو ایک ہی ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں ایک اور ضمنی سوال کر لیں last one

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ب) میں ارشاد فرمایا ہے کہ جی، ہاں! مذکورہ فارموں میں تعلیمی ادارے اور محکمہ لائیوسٹاک ریسرچ کرتا ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ تعلیمی اداروں سے کیا مراد ہے، جو پبلک سیکٹر کے تعلیمی ادارے ہیں یہ وہ ریسرچ کرتے ہیں یا جو پرائیویٹ سیکٹر کے تعلیمی ادارے ہیں وہ بھی ریسرچ کرتے ہیں اور پھر جب ریسرچ کی جاتی ہے تو اس پر اخراجات بھی اُٹھتے ہیں تو وہ اخراجات کون ادا کرتا ہے، کیا محکمہ اُن سے کوئی اخراجات لیتا ہے اور اگر لیتا ہے تو گزشتہ سال کے اندر کتنی انکم محکمہ کو حاصل ہوئی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! جو ریسرچ کے متعلق بات ہے اس میں میری گزارش ہے کہ ہماری محکمہ لائیوسٹاک کی ایک یونیورسٹی ہے جس کا نام University of Veterinary Sciences ہے اس کے سٹوڈنٹس ریسرچ کرتے ہیں اور جو محکمہ کے افسران ہیں وہ ان فارمز پر مختلف ریسرچ کرتے ہیں۔ ہمارے محکمے میں جو تمام ڈاکٹرز ہیں وہ Veterinary University کے پڑھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! جو معزز ممبر پوچھنا چاہتے ہیں کہ اس کے اخراجات کیا ہوئے ہیں تو اس سوال میں detail پوچھی ہی نہیں گئی وہ میں مکمل ان کے ساتھ شیئر کر سکتا ہوں اگر نیا سوال کرنا چاہیں تو اُس شکل میں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اُن کے کہنے کا مقصد تھا وہ اخراجات bear کون کرتا ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! اگر یونیورسٹی ریسرچ کرے گی تو وہ bear کرے گی اگر حکومت پنجاب ریسرچ کرے گی تو وہ bear کرے گی بجٹ کے اندر انہیں allocate کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ شکریہ

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! یہ clear نہیں کیا گیا کہ کون اخراجات برداشت کرتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے آپ کو بتا تو دیا ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! وہ ایک اندازہ بتا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس سلسلے میں ایک نیا سوال دیں اور اُس کی detail آپ کو منسٹر صاحب دے دیں گے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ تعلیمی ادارے ریسرچ کرواتے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ fresh question بنتا ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! اسی سے related ہے ویسے آپ custodian ہیں جیسے آپ کا حکم ہے سر آنکھوں پر۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ kindly ایک fresh question دے دیں۔ آپ کا بہت شکریہ جی، اگلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 119 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں پانی ذخیرہ کرنے کے لئے ڈیم سے متعلقہ تفصیلات

*119: جناب نصیر احمد: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں پانی کو ذخیرہ کرنے کے لئے کون کون سے بڑے مقامات یا ڈیم موجود ہیں؟

(ب) پانی کے ذخائر بڑھانے کے لئے کوئی منصوبہ بندی کی گئی ہے وضاحت کریں؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن و آبپاشی (چودھری ظہیر الدین):

(الف)

1۔ پاکستان میں پانی ذخیرہ کرنے کے لئے درج ذیل بڑے ڈیم موجود ہیں:

Name of Dam	Design live storage Capacity (MAF)	Existing live storage capacity (MAF)	%age reduction in capacity
Terbela Dam	9.3	6.0	35 percent
Mangla Dam	7.75	7.39	One percent
Chesma	0.9	0.3	67 percent

2۔ صوبہ پنجاب میں سمال ڈیمز آرگنائزیشن کے تحت اب تک 58 سمال ڈیمز مکمل ہو چکے ہیں جن کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) صوبہ پنجاب میں پانی کے ذخائر بڑھانے کے لئے بڑے ڈیمز کی منصوبہ بندی وفاقی حکومت کی ذمہ داری ہے تاہم آٹھ سمال ڈیمز، سمال ڈیمز آرگنائزیشن کی نگرانی میں زیر تعمیر ہیں جن کی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! یہ سوال صوبوں میں پانی کے ذخائر کے حوالے سے ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ یہ پورے پاکستان کا بڑا حساس issue ہے اس پر وزیراعظم پاکستان اور معزز چیف جسٹس سپریم کورٹ اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہر فرد کی اس حساس issue کے ساتھ دلچسپی بھی ہے اور اُس پر گہری نظر بھی رکھے ہوئے ہے اب جب یہ سوال آتے ہیں تو بنیادی مقصد یہی ہے کہ جن معاملات پر گہری نظر رکھنے کی ضرورت ہے ہم اُن پر گہری نظر بھی رکھیں اور اس ہاؤس میں ان پر سیر حاصل گفتگو بھی ہو۔

جناب سپیکر! میرے پاس اس پر بحث کرنے کے لئے انفارمیشن کے دو ذرائع ہیں۔ ایک ذریعہ وہ ہے جو اسمبلی کے اندر جواب دیا جاتا ہے اور دوسرا ان کی official website ہے۔ میں نے سوال کیا تھا کہ صوبے میں اب تک کتنے ڈیمز مکمل ہو چکے ہیں؟ مجھے جواب دیا گیا کہ صوبہ پنجاب میں سمال ڈیمز آرگنائزیشن کے تحت اب تک 58 سمال ڈیمز مکمل ہو چکے ہیں۔ اس پر مزید

تحقیق کرنے کے لئے میں نے جب official website open کی جو دس دن پہلے update کی گئی تھی تو اس میں یہ انفارمیشن دی گئی ہے کہ پنجاب کے اندر ابھی 12 ڈیمز بنے ہیں۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا میں آپ کے اِس جواب کو درست تصور کروں جو یہاں اسمبلی میں دیا گیا ہے یا سرکاری ویب سائٹ کی دی گئی معلومات کو درست تصور کروں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پبلک پراسیکیوشن و آبپاشی (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میری معزز ممبر سے گزارش ہے کہ یہ اسی لکھے ہوئے جواب کو درست تصور کریں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے comments چاہوں گا کہ اتنا بڑا source جو انہوں نے چند دن پہلے update کیا ہے وہاں 12 ڈیمز ہیں اور انہوں نے کس قدر آسانی کے ساتھ کہہ دیا ہے کہ آفیشل ویب سائٹ کو جھوٹ تصور کیا جائے اور اس ایوان میں دیئے گئے جواب کو ٹھیک تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر! اس سے پہلے کہ میں اپنے اگلے سوال پر جاؤں مجھے اس چیز کا جواب چاہئے کہ کیا وہ اس ویب سائٹ کو disown کرتے ہیں، کیا یہ ویب سائٹ اس محکمے کی نہیں ہے اگر یہ اس محکمے کی ہے تو اس کی مکمل انکوائری کی جانی چاہئے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پبلک پراسیکیوشن و آبپاشی (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! معزز ممبر کے دوسرے ضمنی سوال کا جواب یہ ہے کہ ہو سکتا ہے کہ وہ ویب سائٹ updated نہ ہو لیکن جو august House میں جواب آتا ہے وہ updated ہوتا ہے لہٰذا یہی جواب صحیح ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ میرا دوسرا ضمنی سوال نہیں ہے اور میری گزارش یہ ہے کہ اس کو مذاق میں نہ لیا جائے کیونکہ یہ ایک سنجیدہ issue ہے یہ جس سنجیدگی کا مظاہرہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ایسے نہ کریں Please order in the House

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! یہ سرکاری ویب سائٹ ہے جس سے یہ بالکل قطع تعلقی کا اظہار کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش یہ ہے کہ اس پر proper inquiry کی جائے کہ جب اس ایوان کے اندر جواب آتا ہے تو اس میں 58 ڈیمز ہیں اور جب portal میں جایا جاتا ہے تو وہاں 12 ڈیمز ہیں یہ 46 ڈیموں کا فرق ہے۔ یہ اس ایوان کے ساتھ مذاق کیا جا رہا ہے اور 12 کروڑ لوگوں کے ساتھ مذاق کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کو چلانے والے لوگ کیا پاکستان سے کہیں باہر بیٹھے ہیں؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نصیر احمد! کبھی ایسا ہو جاتا ہے کہ ویب سائٹ پر جو انفارمیشن دی جاتی ہے وہ update نہیں کی جاتی۔ میں سمجھتا ہوں کہ منسٹری کو اس چیز میں seriously دیکھنا چاہئے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن و آبپاشی (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! معزز ممبر کی میرے دل میں بہت قدر اور عزت ہے۔ میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ ایک نئی ویب سائٹ بھی بنائی جا رہی ہے۔ انہوں نے صوبہ میں پانی کے ذخیرہ جات کے بارے میں پوچھا تھا لیکن میں انہیں وہ چیزیں بھی بتانا چاہتا ہوں جو انہوں نے نہیں پوچھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس کی تھوڑی detail دے دیں۔ نصیر احمد صاحب! آپ ذرا بیٹھ جائیں اور ان سے details لینے دیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن و آبپاشی (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! چونکہ ان کے تینوں سوال مکمل ہو چکے ہیں اور یہ اپنا حق کھو چکے ہیں لیکن میں پھر بھی ان کو ساری detail بتاتا ہوں۔ جز (الف) میں پوچھا تھا کہ صوبہ میں پانی کو ذخیرہ کرنے کے لئے کون کون سے بڑے مقامات پر ڈیم موجود ہیں؟ پہلی بات تو یہ ہے کہ انہوں نے جو بڑے ڈیم کا پوچھا ہے وہ تربیلا ڈیم، منگلا ڈیم اور چشمہ بیراج ہے۔ ہم نے اس کی تفصیل ملین، ایکڑ فٹ کے حساب سے بھی دے دی ہے۔ ہم نے اس کی existing live storage بھی بتا دی گئی ہے اور جتنی percentage reduction ہے وہ بھی بتا دی گئی ہے۔ یہ صرف انفارمیشن کے لئے ہے ویسے یہ ہمارے purview میں نہیں آتا۔ یہ واپڈا کے پاس ہے لیکن چونکہ انہوں نے سوال کیا ہے اس لئے ہم نے ان کی convenience کے لئے جواب پیش کیا ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا سوال سمال ڈیمز کے بارے میں ہے وہ 58 ہیں۔ اگر یہ چیلنج کرتے ہیں کہ یہ جواب مکمل نہیں ہے تو میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ جواب ڈیپارٹمنٹ نے لکھا ہوا ہے یہ

مکمل ہے اور ہم ان کے چیلنج کو قبول کرتے ہیں۔ایک سوال جو انہوں نے نہیں پوچھا لیکن میں پھر بھی بتا رہا ہوں۔ درج ذیل ڈیمز کے PC-1 منظور ہو چکے ہیں اور ان پر بہت جلد کام شروع ہو جائے گا۔

1۔ دَدو چا ڈیم تحصیل و ضلع راولپنڈی
2۔ پپن ڈیم تحصیل و ضلع راولپنڈی

درج ذیل ڈیمز اگلے پانچ سالوں میں بنانے کا ارادہ ہے۔

1۔ لاوا ڈیم، تحصیل لاوا چکوال
2۔ بگڑالا ڈیم، تحصیل سوہاوا ضلع جہلم
3۔ ماڑی ڈیم، تحصیل فتح جھنگ ضلع اٹک
4۔ لونڈا میرا ڈیم، تحصیل و ضلع راولپنڈی
5۔ چراغ ڈیم، تحصیل و ضلع اسلام آباد۔

جناب سپیکر! جو معزز ممبر نے سوال پوچھا ہے محکمہ نے اس سے زیادہ جواب دیا ہے۔ میں آپ کا بھی مشکور ہوں اور معزز ممبر کا بھی مشکور ہوں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! انہوں نے اسے خود ہی تین سوال بنا دیئے ہیں میں تو پہلے سوال سے آگے گیا ہی نہیں ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نصیر احمد صاحب! منسٹر صاحب نے بڑی detail سے جواب دیا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں تو detail میں جا ہی نہیں رہا، میری گزارش سن لیں۔ ابھی ہمارے سمال ڈیمز راولپنڈی، اٹک اور جہلم کو پانی دے رہے ہیں اور لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں آبادی ان سے پانی حاصل کرتی ہے۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ کیا مجھے ہر مرتبہ ان ڈیمز پر بحث کرنے کے لئے پورا سال انتظار کرنا پڑے گا؟ میرے پاس ایک source of information ہے جس کو منسٹر صاحب نے own ہی نہیں کیا اور وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ update ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اتنی بحث ہونے کے بعد اس کا نتیجہ یہ تو ضرور نکلنا چاہئے کہ جنہوں نے یہاں پر غلط انفارمیشن دی ہے ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ چلیں، ان کی بات مان لیتے ہیں کہ چھ مہینے گزرنے کے بعد بھی ابھی تک اس کو update نہیں کیا حالانکہ انہوں

نے دس دن پہلے update کیا ہے۔ کیا اس پر انکوائری نہیں ہونی چاہئے کہ دس دن پہلے جو ویب سائٹ کو update کر رہے ہیں وہ اس پر 12 ڈیمز لکھ رہے ہیں؟

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش یہ ہے کہ آپ اس غلط جواب کو justify کرنے کی بجائے اپنے ڈیپارٹمنٹ سے یہ ضرور پوچھیں کہ اسمبلی میں جواب آنے سے پہلے ویب سائٹ پر اس کو update کیوں نہیں کیا گیا؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن و آبپاشی (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے یہ عرض کروں گا کہ ایک تو انہوں نے کہا کہ میرے تین سوال نہیں ہوئے۔ میں ہر سوال کے ساتھ بولتا رہا ہوں کہ یہ پہلا سوال ہے، یہ دوسرا سوال ہے اور یہ تیسرا سوال ہے۔

جناب سپیکر! میں نے ہر سوال کا جواب دیا ہے یہاں پر ریکارڈ موجود ہے اس کو چلالیں آپ کو پتا چل جائے گا کہ میں ہر سوال کے ساتھ بولتا رہا ہوں کہ میں معزز ممبر کے دوسرے اور تیسرے سوال کا جواب دے رہا ہوں۔ یہ غلط کہہ رہے ہیں کہ محکمہ نے صحیح جواب نہیں دیا ہے۔ میں ان کا چیلنج قبول کرتا ہوں، میں ان کے ساتھ محکمے کو بٹھاؤں گا اگر محکمہ غلط ثابت ہوا تو اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نصیر احمد! چیلنج ہو چکا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! پھر میری گزارش ہے کہ اس سوال کو pending کر دیا جائے اور exact information کے ساتھ اس کا جواب دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، یہ pending نہیں ہوگا جو سوال آپ کا relevant تھا اس کو میں نے pending کر دیا ہے لیکن اس سوال کی پوری detail دے دی گئی ہے۔ اگر آپ مزید انفارمیشن چاہتے ہیں تو وزیر صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں۔ شکریہ

وزیر پبلک پراسیکیوشن و آبپاشی (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں اس میں کچھ گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! بیٹھ جائیں میں نے ان کو کہہ دیا ہے۔ شکریہ

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میں اس سے relevant بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا منور حسین: جناب سپیکر! سوال میں جو پانی کے ذخائر بڑھانے کے لئے پوچھا گیا تھا اور اس کی جو detail آئی ہے اس سے فاضل ممبر مطمئن نہیں ہوئے لیکن اس سے relevant بات یہ ہے کہ ۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ ضمنی سوال کریں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کر رہا ہوں کہ اس وقت پاکستان میں پانی کی بہت shortage ہے اور نہری پانی کو بار بار rotation programme میں لایا جاتا ہے۔ یہ پانی جب جہلم سے نکلتا ہے تو ہیڈ رسول پر آتا ہے وہاں پانی روک لیا جاتا ہے اور کئی کئی مہینوں تک کے لئے نہریں بند کر دی جاتی ہیں۔ اس میں منڈی بہاؤالدین، سرگودھا، جھنگ اور خاص طور پر فیصل آباد کے اضلاع میں نہروں کو کئی کئی مہینے اور کئی کئی ہفتے بند رکھا جاتا ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ ہمارے پاس پانی نہیں ہے اور اس وقت ہم پانی کو rotation programme میں لا رہے ہیں۔ جب یہ rotation programme بنتا ہے تو اس میں ایک discrimination کی جاتی ہے جس کو میں آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کیونکہ یہاں محکمہ بھی بیٹھا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! آپ سوال کریں، آپ نے تقریر شروع کر دی ہے۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میں تقریر نہیں کر رہا ہوں بلکہ بہت اہم بات کر رہا ہوں کیونکہ زمیندار بہت پریشان ہیں اور 60 فیصد زمینداروں نے صرف اس rotation programme کی وجہ سے ابھی تک گندم کاشت نہیں کی۔ اس پروگرام میں یہ ہوتا ہے کہ brackish line area کو پانی نہیں دیا جاتا، جہاں sweet water zone ہے وہاں پانی فراہم کیا جاتا ہے حالانکہ وہاں پہلے ہی زمین میں اچھا پانی موجود ہوتا ہے اور لوگ اپنی cultivation زمینی پانی سے کر سکتے ہیں۔ کیا منسٹر صاحب یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ یہ discrimination کیوں ہو رہی ہے اور brackish line area کو کیوں edge نہیں دیا جاتا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ویسے یہ fresh question بنتا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر پبلک پراسیکیوشن و آبپاشی (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! آپ اس بارے میں fresh question کر لیں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! منسٹر صاحب بھی موجود ہیں اور محکمہ بھی موجود ہے یہ بڑا اہم issue ہے اس وقت پنجاب کے زمیندار بڑے پریشان ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کا مائیک بند کر دیں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! پنجاب کے اکثر علاقوں میں ابھی تک گندم کی کاشت نہیں ہو سکی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔ Thank you very much. اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 79 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

حکومت کا کسانوں کو ڈی اے پی کھاد کی مد میں سبسڈی دینے سے متعلقہ تفصیلات

*79: چودھری اشرف علی: کیا وزیر زراعت ازراہِ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا حکومت صوبہ کے کسانوں کو ریلیف دینے کے لئے سبسڈی دیتی ہے اگر ہاں تو یہ سبسڈی کس کس مد میں دی جاتی ہے؟

(ب) کیا کھاد کی مد میں بھی حکومت کسانوں کو سبسڈی دیتی ہے؟

(ج) اس وقت ڈی اے پی کھاد کی فی بوری کھاد جنوبی پنجاب، وسطی پنجاب اور شمالی و بارانی پنجاب کے اضلاع میں اس کا کنٹرول ریٹ کیا ہے اور مارکیٹ میں کس قیمت پر دستیاب ہے؟

(د) حکومت نے سبسڈی کی مد میں سال 2016-17 اور 2017-18 میں کتنی رقم ضلع وار فراہم کی، تفصیل فراہم کریں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) جی، ہاں! حکومت صوبہ کے کسانوں کو ریلیف دینے کے لئے درج ذیل مدات میں سبسڈی دیتی ہے۔

1۔ کھاد، بیج اور زرعی مشینری۔

2۔ پوٹھوہار اور بارانی علاقے میں پانی اور زمینی وسائل کا تحفظ۔

3۔ نہری کھالہ جات کی اصلاح و پختگی اور پہلے سے اصلاح شدہ کھالہ جات کی اضافی پختگی۔

4۔ غیر نہری علاقہ جات میں ٹیوب ویلوں اور دوسرے ذرائع آبی کی اصلاح و پختگی۔
5۔ ڈرپ / سپر نکلر نظام آبپاشی کی تنصیب اور اس کو چلانے کے لئے سولر سسٹم کی فراہمی۔
6۔ غیر موسمی سبزیوں کی کاشت کے لئے ٹنل کی تنصیب۔
7۔ کپاس کے کھیتوں سے زائد بارشی پانی کی نکاسی اور آبپاشی کے لئے تالابوں کی تعمیر۔
8۔ کپاس کے کھیتوں سے زائد بارشی پانی کے لئے sunkun field کی تشکیل۔
9۔ کپاس کے کھیتوں سے زائد بارشی پانی کی نکاسی کے لئے پمپوں (Portable Water Pump) کی فراہمی۔
10۔ موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات کے مدنظر چنے کی کامیاب کاشت کے لئے سپر نکلر سسٹم کی تنصیب۔

(ب) جی، ہاں! حکومت کھاد کی مد میں بھی کسانوں کو سبسڈی دیتی ہے۔

(ج) اکتوبر 2018 میں ڈی اے پی کھاد کی فی بوری قیمتیں (روپوں میں) درج ذیل ہیں:

کھاد و کمپنی	جنوبی پنجاب	وسطی پنجاب	شمالی و بارانی پنجاب
ڈی اے پی (فوجی فرٹیلائزر کمپنی)	3600 سے 3700	3600 سے 3700	3600 سے 3700
ڈی اے پی (اینگرو فرٹیلائزر)	3600	3600	3600
ڈی اے پی (فاطمہ فرٹیلائزر)	3550	3570	3590

(نوٹ) درج بالا تمام کھادیں مارکیٹ میں کنٹرول ریٹ پر دستیاب ہیں۔

(د) محکمہ زراعت نے سال 2016-17 اور 2017-18 میں سبسڈی کی مد میں جو رقم فراہم کی اس کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

1۔ پنجاب حکومت نے مالی سال 2016-17 کے دوران کھادوں پر سبسڈی کی مد میں وفاقی حکومت کے جاری کردہ پروگرام میں 50 فیصد کے حساب سے 12۔ارب 83 کروڑ 8 لاکھ 45 ہزار روپے ادا کئے۔ محکمہ زراعت کے شعبہ توسیع نے مالی سال 2017-18 میں پنجاب کے تمام اضلاع میں رجسٹرڈ کاشتکاروں کو کھادوں پر براہ راست سبسڈی فراہم کی۔ اس سلسلے میں کھاد کی ہر بوری میں ایک کوپن فراہم کیا گیا جس پر درج پوشیدہ نمبر اپنے شناختی کارڈ نمبر کے ہمراہ موبائل فون کے ذریعے بھیج کر کسانوں نے سبسڈی وصول کی۔ مالی سال 2017-18 کے دوران ڈی اے پی کھاد پر سبسڈی کی مد میں 75 کروڑ 2 لاکھ 48 ہزار 478 روپے جبکہ NP, NPK, SSP کھادوں کی مد میں 2 کروڑ 92 لاکھ 31 ہزار 445 روپے سبسڈی فراہم کی گئی۔ تاہم اس بات کی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ سبسڈی کے کوپن کھاد کی بوریوں میں بند کر دیئے جاتے ہیں اس لئے سبسڈی کی تفصیل ضلع وار مرتب نہیں کی جاتی۔

2۔ گندم کی کنگی کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والی اقسام کا بیج مفت فراہم کرنے کے لئے سال 2016-17 میں 23 کروڑ 57 لاکھ 54 ہزار روپے اور سال 2017-18 میں 18 کروڑ 39 لاکھ 83 ہزار روپے کی سبسڈی فراہم کی گئی۔ گندم کی 50 کلو گرام بیج والی بوری پر 2016-17 میں 98159 بوریوں پر اور 2017-18

میں75000بوریوں پر سبسڈی فراہم کی گئی۔ ضلع وار بوریوں کی تقسیم کی تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

3۔ کپاس کے علاقوں میں کپاس کا تصدیق شدہ بیج فراہم کرنے کے لئے سال 2017-18 میں ایک کروڑ99لاکھ99ہزار روپے کی سبسڈی دی گئی۔اس طرح کپاس کے 6کلوگرام بیج والے تھیلے پر2017-18 میں10000 تھیلوں پر سبسڈی فراہم کی گئی۔ ضلع وار تھیلوں کی تقسیم کی تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

4۔ سورج مکھی اور کینولہ کا بیج فراہم کرنے کے لئے سال 2017-18 میں59کروڑ 38لاکھ 60ہزار روپے کی سبسڈی دی گئی۔28431مستفید کاشتکاروں کی ضلع وار تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

5۔ دالوں کا بیج فراہم کرنے کے لئے سال 2016-17 میں7لاکھ16ہزار روپے اور سال2017-18 میں64 لاکھ 13 ہزار روپے کی سبسڈی فراہم کی گئی۔اس سلسلہ میں2016-17 میں10 کلوگرام والے تھیلے پر دال ماش اور دال مسور کے1697 تھیلوں اور2017-18 میں12464 تھیلوں پر سبسڈی فراہم کی گئی۔ ضلع وار تھیلوں کی تقسیم کی تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

6۔ مشینری کی مد میں سال2016-17 میں45کروڑ34لاکھ16ہزار200روپے کی سبسڈی قرعہ اندازی کے ذریعے فراہم کی گئی۔ ضلع وار تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

7۔ محکمہ زراعت کے شعبہ فیلڈ کے تحت بارانی اضلاع میں زمینی کٹاؤ کو روکنے اور بارشی پانی کو تالابوں اور چھوٹے ڈیمز میں جمع کرنے کے لئے سبسڈی پر کام ہو رہا ہے جس کے تحت سال2016-17 میں14کروڑ46 لاکھ65ہزار روپے جبکہ سال 2017-18 میں27کروڑ87لاکھ روپے خرچ کئے گئے اور جس کی ضلع وار تفصیل تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

8۔ محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاح آبپاشی نے جز(الف) میں سیریل نمبر3تا10 میں درج مدات میں سال2016-17 میں5۔ارب66کروڑ87لاکھ40ہزار روپے اور سال2017-18 میں5۔ارب 4کروڑ71 لاکھ 90 ہزار روپے سبسڈی فراہم کی، ضلع وار تفصیل تتمہ (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنے سے پہلے آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ جب یہ فہرست مرتب کی جاتی ہے تو یہ rules of procedure کے تحت ہی کی جاتی ہے اور اس میں question number wise ہوتے ہیں یعنی جس سوال کا نمبر پہلے آتا ہے تو وہ سوال پہلے فہرست میں شامل ہوتا ہے لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ مسلسل ایسے ہے کہ جو پہلے سوال آنے چاہئیں ان کو بعد ڈال دیا جاتا ہے اور یہ deliberately کیا جاتا ہے۔ یہ دیکھیں کہ سوال نمبر 79 ہے اس سے پہلے سوال نمبر 119 ہے پھر اس سے پہلے سوال نمبر 99 آگیا ہے لیکن سوال نمبر 79 کو پہلے آنا چاہئے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: kindly آپ ضمنی سوال کریں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! یہ rules of procedure کی violation ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محکمہ change ہے آپ مہربانی فرما کر ضمنی سوال کریں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا کھاد کی مد میں بھی حکومت کسانوں کو سبسڈی دیتی ہے تو جواب ارشاد فرمایا گیا ہے کہ جی ہاں، حکومت کھاد کی مد میں بھی کسانوں کو سبسڈی دیتی ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو موجودہ مالی سال ہے اس میں حکومت نے کسانوں کو کھاد کی مد میں سبسڈی دینے کے لئے کتنی رقم رکھی ہے اور فی بوری کتنی سبسڈی دی جا رہی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! ہم نے اس سال 7-ارب روپے کی سبسڈی رکھی ہے، ہم تقریباً ڈی اے پی پر 500 روپے سبسڈی دیں گے۔ پچھلی گورنمنٹ 300 روپے سبسڈی دیتی تھی اور ہم نے 200 روپے سبسڈی بڑھا دی ہے۔ پچھلی دفعہ سبسڈی 5-ارب روپے کی تھی اور ہم نے اس دفعہ 7-ارب روپے رکھی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا ضمنی سوال۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں نے بہت سارے اپنے کسان بھائیوں سے پوچھا ہے اس کی تصدیق اور تحقیق کی ہے لیکن مجھے کسی نے بھی یہ جواب نہیں دیا کہ کسی بھی کھاد کی مد میں کوئی سبسڈی دی جا رہی ہے۔ اب جو محکمہ نے جواب دیا ہے اس کی 3600 روپے تک قیمت پہنچ چکی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، منسٹر صاحب نےon the floor of the Houseاس بات کو بتایا ہےthat means relevantبات ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! چلیں، منسٹر صاحب یہ جواب پڑھ دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، وہ جواب پڑھ نہیں سکتے۔ یہ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! یہ حقائق نہیں ہیں ناں، حقائق اس کے برعکس ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ ہم سبسڈی دے رہے ہیں لیکن مارکیٹ میں جو کھادavailableہے وہاں پر کسانوں کو کوئی سبسڈی نہیں دی جا رہی۔ یہ پھر کس طرح سے پتا چلے گا کہ کون جھوٹ بول رہا ہے؟ میری گزارش یہ ہے کہ آپ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔ یہ بڑا اہم سوال ہے، کسانوں کا معاملہ ہے اور پورے صوبے کی زراعت کا معاملہ ہے یہ بڑا اہم نکتہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! اس بات کوmake sureکریں کہ کسانوں کوproperطریقے سے سبسڈی ملے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! یہmake sureکرنے کے لئے کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔ یہ سوال کمیٹی کے سپرد نہیں ہو سکتا۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! ہم کسانوں کو جو سبسڈی دیتے ہیں وہallover the Punjabدیتے ہیں یہ کسی مخصوص ضلع کو نہیں دیتے۔ ہمارا کھاد فیکٹری کے ساتھagreementہوتا ہے اور وہ پورےall over the Punjabمیںsubsidy spreadہوتی ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Thanks you.

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! کہیں پر بھی سبسڈی نہیں مل رہی۔

MR DEPUTY SPEAKER: Thanks you.

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے تین ضمنی سوال پوچھ لئے ہیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں نے صرف ایک ضمنی سوال کیا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ایک پر دو دو ضمنی سوال پوچھے جا رہے ہیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! یہ میرا آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، آخری ضمنی سوال!

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں جواب دیا گیا ہے کہ یہ دس مدات ہیں جن میں یہ سبسڈی دیتے ہیں اور پھر جز (د) کے جواب میں یہ آٹھ مدات بتائی گئی ہیں جن میں یہ سبسڈی گورنمنٹ کسانوں کو دیتی ہے۔ اس طرح یہ ٹوٹل اٹھارہ مدات ہیں جن میں گورنمنٹ کسانوں کو سبسڈی دیتی ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان میں سے کون کون سی مدات ختم کر دی گئی ہیں جس پر سبسڈی نہیں دی جا رہی اور کون کون سی ایسی نئی مدات ہیں جو کسانوں کو سبسڈی دینے کے لئے شامل کی گئی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! اس میں ایک سے دس مدات ہیں جس میں مختلف سکیموں میں سبسڈی دے رہے تھے ان میں ہم نے نمبر 5، 6، 7، 8 اور 9 ختم کر دی ہیں اور وہ ختم بھی اس لئے کی ہیں کہ وہ ہمارا پائلٹ پراجیکٹ تھا۔ اب ہم نے اس کو analyze کرنا ہے کہ اس سے کسانوں کو کتنا فائدہ ہوا ہے اور اگر ہم اس کو آگے repeat کریں تو اس میں ہمارے کسان بھائیوں کو کتنا اور فائدہ ہو سکتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آخری ضمنی سوال نہیں. sorry اب ہم اگلے سوال پر ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 532 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: پی پی-198 میں ویٹرنری سنٹرز اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*532: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی-198 ضلع ساہیوال میں ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریز کتنی کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان ویٹرنری سنٹرز میں روزانہ کتنے جانوروں کا علاج کیا جاتا ہے۔مزید سنٹروار تعینات ڈاکٹرز و عملہ کی تفصیلات بتائیں۔ کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) کیا موجودہ ویٹرنری سنٹرز / ہسپتال / ڈسپنسریز علاقہ و جانوروں کی تعداد کے مد نظر ضروریات کو پورا کرتے ہیں اگر نہیں تو کس کس علاقہ / گاؤں / U.C میں کمی ہے نیز حکومت اس کی تعمیر کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) پی پی۔198 ضلع ساہیوال میں مرکز شفاء خانہ حیوانات کی تعداد 12 ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

a)	CVD 93/9-L	b)	CVD 98/9-L
c)	CVH 91/9-L	d)	CVD 111/9-L
e)	CVD 112/9-L	f)	CVD 96/6-R
g)	CVD 87/6-R	h)	CVD 114/9-L
i)	CVD KAMEER	j)	CVD 133/9-L
k)	CVD 118/9-L 1	l)	CVD 91/6-R

(ب) ان ویٹرنری سنٹرز میں روزانہ اوسطاً 204 جانوروں کا علاج معالجہ کیا جاتا ہے۔ سنٹروار تعینات ڈاکٹرز و عملہ کی تفصیلات درج ذیل ہے۔ کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

نمبر شمار	نام شفاء خانہ حیوانات و مقام	نام سٹاف
1	CVD 93/9-L	ڈاکٹر عائشہ افضل، ویٹرنری آفیسر، مناسب علی ویٹرنری اسسٹنٹ، شاہد اقبال اے آئی ٹی
2	CVD 98/9-L	ڈاکٹر عمیر اشتیاق، ویٹرنری آفیسر، محمد اشتیاق اے آئی ٹی، محمد اسلم وی اے
3	CVD 111/9-L	ڈاکٹر حافظہ نازیہ پروین ویٹرنری آفیسر، محمد ادریس، وی اے، ذیشان سیف الملوک اے آئی ٹی
4	CVD 112/9-L	ڈاکٹر افراز شاہد نیازی، ویٹرنری آفیسر، لیئق اویس وی اے، ایاز حمد علی وی اے، جعفر علی اے آئی ٹی
5	CVD 96/6-R	ڈاکٹر اظہر ریاض، ویٹرنری آفیسر، امانت علی وی اے، محمد تنویر اے آئی ٹی
6	CVD 87/6-R	ڈاکٹر یاسر فیاض، ویٹرنری آفیسر، محمد شمس اقبال وی اے، یونس گل اے آئی ٹی
7	CVD 114/9-L	منیر افضل، اے آئی ٹی، عباس احمد وی اے، محمد عبدالقدیر وی اے
8	CVD 133/9-L	ڈاکٹر یوسف غفور، ویٹرنری آفیسر، غلام مصطفٰی وی اے، عبدالرزاق اے آئی ٹی

9	CVD 118/9-L	ڈاکٹر عابد حسین، ویٹرنری آفیسر، محمد مرتضیٰ وی اے، محمد بلال وی اے، ندیم اسلم اے آئی ٹی
10	CVD 91/6-R	ڈاکٹر محمد عرفان، ویٹرنری آفیسر، مدثر فرید چشتی، وی اے، طالب حسین، اے آئی ٹی
11	CVD KAMEER	ڈاکٹر مدثر احمد، ویٹرنری آفیسر، محمد یاسین، وی اے، خادم حسین، اے آئی ٹی
12	CVH 91/9-L	ڈاکٹر مبشر افتخار، ویٹرنری آفیسر، عثمان احمد، اے آئی ٹی، محمد فیصل شریف، وی اے

(ج) جی، ہاں! قائم شدہ ویٹرنری سنٹرز علاقہ اور آبادی کے لحاظ سے کافی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال کے جز(الف) میں پوچھا گیا تھا کہ پی پی۔198 ضلع ساہیوال میں ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریز کتنی اور کہاں کہاں واقع ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: kindly! اپنا موبائل off کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا موبائل نہیں ہے ان کا چیک کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، مائیک آپ کا on ہے تو موبائل بھی آپ کا on ہو گا ان کا مائیک تھوڑا on ہے۔ چلیں! آپ ضمنی سوال کریں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! ان کا موبائل ضبط کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب مراد راس صاحب! No, cross talk.

جناب محمد ارشد ملک: جناب مراد راس صاحب اگر تسیں ہالی وی نیں رجے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ چیئر سے بات کریں۔ آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے جز(الف) میں جو پوچھا تھا تو کیا یہ جواب درست ہے جو جواب محکمہ کی طرف سے آیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا پوچھا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا کہ کتنے ہسپتال اور ڈسپنسریاں ہیں؟ منسٹر صاحب ذرا بتا دیں کہ یہ جو جواب آیا ہے یہ درست ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! ماشاء اللہ آپ ذرا مجھے well prepared لگ رہے ہیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! یقیناً یہ جواب درست ہے جو ہم نے on the floor of the House دیا ہے وہ ٹھیک جواب ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ پھر گننا شروع ہو جاتے ہیں، یہ بھی ذرا چھوٹے دل کے لوگ ہیں یہ گنتے ہیں کہ ضمنی سوال کتنے ہو گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ دل پر نہ لیں ہمارا دل بہت بڑا ہے۔ آپ چیئر سے بات کریں چیئر کا دل بہت بڑا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میری عرض یہ ہے اور یہ میرا وہی ضمنی سوال ہے کہ اس میں محکمہ کا جواب غلط ہے۔ انہوں نے جتنے ہسپتال اور ڈسپنسریاں بتائی ہیں وہ یہ غلط بتا رہے ہیں تو کیا یہ درست بتانا چاہتے ہیں؟ یا میں بتا دوں کہ انہوں نے کتنے ہسپتال کم لکھے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تو that means آپ سوال بھی خود کریں گے اور اپنے سوال کا جواب بھی خود دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ جواب درست ہے۔ یہ جواب درست نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ چلیں! آپ تشریف رکھیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! پی پی۔198 ضلع ساہیوال میں ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں کتنی کہاں کہاں ہیں اور جواب ہے کہ پی پی۔198 ضلع ساہیوال میں مرکز شفاخانہ حیوانات کی تعداد 12 ہے جن کی تفصیل آگے درج ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! یہ ساری چیزیں تو آگے detail میں دی ہوئی ہیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! وہ فرما رہے ہیں کہ ان کی تعداد 12 نہیں ہے بلکہ یہ 14 ہیں یا 6 ہیں تو وہ فرما دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مرکز شفاخانہ حیوانات کی تعداد 13 ہے اور انہوں نے 79/5R کو miss کیا ہے۔ دیکھیں! اگر انہوں نے ہمارے ساتھ یہی کرنا ہے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! آپ لوگوں نے کیا تھا؟

MR DEPUTY SPEAKER: Murad Raas Sb! No, cross talk.

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ نے اس طرح بدلہ لینا ہے تو ہم سوال نہیں کرتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، آپ سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! لیکن آپ کو یہ جواب دینا پڑے گا۔ اگر آپ نے ریاست مدینہ قائم کرنی ہے تو اس میں جوابدہ ہونا پڑے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ جواب غلط دے رہا ہے، یہ میرا سوال نہیں ہے یہ اس معزز ایوان کا سوال ہے۔ اس میں ان کی دلچسپی نہیں ہے اور یہ جو غلط جواب دے رہے ہیں تو اس پر آپ کیا ایکشن لیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب نے on the floor of the House اس بات کو detail میں بتا دیا ہے۔ اگر آپ کی کوئی reservations ہیں، آپ ریکارڈ نکال کر لے آئیں اور منسٹر صاحب سے آکر ملیں۔ thank you very much. اب آپ بیٹھ جائیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جز (الف) کے متعلق گزارش ہے کہ۔۔۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، نہیں. No point of order پلیز آپ بیٹھ جائیں۔ جی، ملک صاحب! آپ بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے سوال کے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ ان ویٹرنری ہسپتالوں میں روزانہ کتنے جانوروں کا علاج کیا جاتا ہے۔ منسٹر صاحب بتا دیں کہ سنٹر وار روزانہ کتنے جانوروں کا علاج کیا جاتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ کے پاس detail ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! میرے پاس detail ہے، میں معزز ممبر کو دے دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ منسٹر صاحب سے سنٹر وار detail لے لیں۔ اگر نہیں ہے تو نیا سوال ڈال دیں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میرے پاس تفصیل ہے۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! میرے پاس سنٹر وار detail ہے میں وہ کاغذ معزز ممبر کو دے دیتا ہوں یہ تسلی سے اسے پڑھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ منسٹر صاحب سے detail لے سکتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے detail لے لیتا ہوں۔ اب میں تیسرا ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا یہ چوتھا سوال ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال میں یہ تیسرا جز ہے۔ میں نے یہ پوچھا تھا کہ موجودہ ویٹرنری سنٹرز، ہسپتال اور ڈسپنسریز میں جانوروں کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے کس علاقے، گاؤں اور یونین کونسل میں کمی ہے جس کا انہوں نے جواب دیا ہے کہ جی ہاں قائم شدہ ویٹرنری سنٹرز علاقہ اور آبادی کے لحاظ سے کافی ہیں ۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے گزارش کرتا ہوں کہ انہوں نے جواب دیا ہے کہ ہسپتال، ویٹرنری سنٹرز اور ڈسپنسریز کی تعداد 12 ہے لیکن میں نے انہیں بتایا ہے کہ یہ 13 ہیں۔ پی پی۔198 میں 17 یونین کونسلز اور ایک میونسپل کمیٹی ہے۔ گورنمنٹ کی پالیسی ہے کہ ہر یونین کونسل میں ایک CDD یا CVH ہوگا اس لحاظ سے تو یہ deficiency ہے لیکن محکمہ کہہ رہا ہے کہ کوئی کمی نہیں ہے لہذا میں اس جواب سے کس طرح مطمئن ہو جاؤں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ معزز ممبر نے سوال کیا ہے کہ ہر یونین کونسل کے اندر ایک ہسپتال ہونا چاہئے۔ یہ ایک relative سی discussion ہے۔ کسی یونین کونسل میں جانور نہیں ہوتے، ہمارے صوبے

میں کتنی ڈسپنسریاں ہیں اور over all ہر ضلع کے اندر ایک ڈسپنسری average کتنے جانور دیکھ رہی ہے۔ ہمارے صوبہ میں ایک ڈسپنسری تقریباً پندرہ ہزار جانوروں کو cater کر رہی ہے۔ معزز ممبر کے علاقے میں تقریباً تیرہ ہزار جانوروں پر ایک ڈسپنسری ہے، میرے خیال میں ان کے علاقے میں باقی صوبے کی average سے قدرے بہتر ہے۔ معزز ممبر یہ تو فرما سکتے ہیں کہ اس average کو مزید بہتر کریں اور اسے دس ہزار پر لے آئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ شکریہ۔ آپ کے تین سوال ہو چکے ہیں۔ اب اگلا سوال ہو گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال اس سے related ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ آپ منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں لیکن No more question اگلا سوال جناب محمد ایوب خان کا ہے۔ جی، جناب محمد ایوب خان!

جناب محمد ایوب خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 294 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: حلقہ پی پی-120 کے زرعی رقبہ کو ٹیل پر پانی فراہم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*294: جناب محمد ایوب خان: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی-120 ٹوبہ ٹیک سنگھ لوئر گوگیرہ برانچ، ترکھانی، مونگی اور کھیکھی distributary کی ٹیلوں پر موجود زرعی رقبہ پر پورا پانی نہیں پہنچ رہا، وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا محکمہ مذکورہ حلقہ میں جتنا زرعی رقبہ ٹیل پر واقع ہے وہاں پر نہری پانی فراہم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن و آبپاشی (چودھری ظہیرالدین):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ لوئر گوگیرہ برانچ، مونگی اور کھیکھی ڈسٹی کی ٹیلوں پر موجود رقبہ پر پانی کی فراہمی کم ہے۔ صرف ترکھانی راجباہ کی ٹیلوں پر پانی کی کمی موگہ جات کے ٹوٹنے، پانی چوری میں اضافے کی وجہ سے ہے جس کی روک تھام کے لئے محکمہ پانی چوری کرنے والوں کے خلاف پرچہ پولیس، تاوان کی کارروائی کر رہا ہے اوراس کے علاوہ ٹوٹے ہوئے موگہ جات کی بروقت مرمت کر کے ٹیلوں پر پانی فراہم کر رہا ہے۔ کھیکھی ڈسٹی، مونگی ڈسٹی اور ترکھانی ڈسٹی کی خریف سیزن کی گیجز وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ آبپاشی تمام رقبہ جات جو کہ سی سی اے میں شامل ہیں، چاہے وہ راجباہ کے شروع میں ہے یا ٹیلوں پر، تمام رقبہ جات کو ان کی منظور شُدہ مقدار کا پانی فراہم کرنے کی پوری کوشش کرتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ایوب خان: جناب سپیکر! محکمے نے جواب کے جز (الف) میں کہا ہے کہ پانی چوری کرنے والوں کے خلاف پرچہ اور تاوان کی کارروائی ہو رہی ہے۔ منسٹر صاحب سے میرا ضمنی سوال ہے کہ اس موجودہ مالی سال میں ان تینوں راجباہ جن کا سوال کیا ہے میں پانی چوری کی کتنی ایف آئی آرز درج ہوئی ہیں اور کتنا تاوان وصول کیا گیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پبلک پراسیکیوشن و آبپاشی (چودھری ظہیرالدین): جناب سپیکر! شکریہ۔ جز (الف) میں ہے کہ ڈسٹری بیوٹری کی ٹیلوں پر زرعی رقبوں پر پانی نہیں پہنچ رہا وجوہات سے آگاہ کیا جائے۔ جواب میں وجوہات سے آگاہ کر دیا گیا ہے لیکن اگر معزز ممبر تفصیل پوچھ رہے ہیں تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ ترکھانی راجباہ میں پانی چوری کی وجہ سے ٹیل پر پانی نہیں پہنچ رہا اس پر محکمہ پانی چوری کے خلاف تھانے میں کارروائی کر رہا ہے جس کی تفصیل فائل میں ہے۔ ترکھانی، مونگی اور کھیکھی ڈسٹی پر پانی چوروں کے خلاف کارروائی کی گئی، ترکھانی میں پانی چوروں کے خلاف 90، مونگی میں 20 اور کھیکھی میں 8 مقدمات درج کئے گئے ہیں۔

جناب محمد ایوب خان: جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ 90،20 اور 8 مقدمات درج ہوئے ہیں لیکن تاوان کے بارے میں نہیں بتایا کہ کتنا تاوان وصول ہوا ہے۔ میں یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو ایف آئی آرز درج ہوئی ہیں ان کی disposal کیا ہوئی ہے؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن و آبپاشی (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! معزز ممبر گادھی صاحب نے جو سوال کیا ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ جب مقدمہ درج ہو جاتا ہے تو تاوان کی وصولی کا ایک لمبا process ہوتا ہے جسے مکمل ہونے میں سال سے بھی زیادہ لگ جاتا ہے۔تاوان وصولی کا ایک process ہوتا ہے لیکن وہ process ابھی تک شروع نہیں ہوا۔

جناب محمد ایوب خان: جناب سپیکر! ابھی میرا پہلا ضمنی سوال ہی چل رہا ہے منسٹر صاحب نے کہا کہ تاوان کا process شروع ہو چکا ہے لیکن ابھی وصول نہیں ہوا۔ اتنا تو بتا سکتے ہیں کہ جن لوگوں نے پانی چوری کیا ہے اور آپ نے ان پر اتنے مقدمات درج کئے ہیں ان پر کتنا تاوان ڈالا گیا ہے جس کی وصولی ہونا باقی ہے؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن و آبپاشی (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! واقعی صوبہ پنجاب کے اندر عرصہ دراز سے یہ ایک بڑی افسوسناک صورتحال ہے کہ موگوں کو توڑا جاتا ہے اور ٹیل والے بڑے disturb رہتے ہیں۔ شروع والے لوگ موگے توڑتے ہیں اور بعض اوقات تو وہ راجباہ اور مائنرز کو بھی توڑتے ہیں چونکہ پچھلے دور میں سیاسی پریشر زیادہ ہوتا تھا اس وجہ سے پانی چوری کرنے والوں کے خلاف process نہیں ہوتا تھا۔

جناب سپیکر! پچھلے دس سال کے اندر موگے توڑے گئے، دس سال کے اندر یہ کلچر دیا گیا کہ اگر آپ مضبوط ہیں تو موگوں کو توڑا جائے لیکن اب ان سو دنوں کے اندر اندر یہ نیا کلچر دے دیا گیا ہے کہ جو کسی کے ساتھ زیادتی کرے گا اسے معاف نہیں کیا جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد ایوب خان: جناب سپیکر! مجھے کسی سوال کا جواب نہیں ملا۔ منسٹر صاحب تو ابھی تک اپوزیشن سے نکل ہی نہیں رہے۔ میرا سوال تھا کہ موجودہ مالی سال میں پانی چوری کے کتنے مقدمات درج ہوئے ہیں اور موجودہ مالی سال میں پچھلی گورنمنٹ تھی اور نہ ہی یہ معاملہ پچھلے دس سالوں کا تھا بلکہ یہ ان کا دور ہے اور ان کی حکومت ہے۔

جناب سپیکر! میں نے پوچھا ہے کہ ان کی حکومت نے پانی چوری کے کتنے پرچے درج کئے ہیں اور ان پر کتنا تاوان وصول کیا گیا ہے اور ان مقدمات کی disposal کیا ہے۔ مجھے اس کا جواب دیں لیکن منسٹر صاحب کیا جواب دے رہے ہیں؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن وآبپاشی (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! تینوں ڈسٹیز پر پانی چوری کے جو پرچے درج ہوئے ہیں میں نے ان کی تعداد بتادی ہے کہ 90،20 اور 8 مقدمات درج ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں پہلے بھی بتا چکا ہوں اور اب بھی بتا دیتا ہوں کہ میں نے on the floor of the house بتایا ہے۔ اگر معزز ممبر تاوان کی تفصیل چاہتے ہیں تو جیسے ہی ریونیو ڈیپارٹمنٹ کو تاوان کی وصولی مکمل ہو جائے گی تو اس وقت fresh question پر میں پوری تفصیل دے دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، شکریہ

جناب محمد ایوب خان: جناب سپیکر! آپ نے دوسرے ضمنی سوال سے پہلے کہا کہ اگلا سوال کریں لیکن مجھے تو پہلے ضمنی سوال کا جواب بھی نہیں ملا۔ آپ اس سوال کو کمیٹی میں refer کر دیں تاکہ کمیٹی میں اس کی چھان بین ہو سکے ورنہ منسٹر صاحب اس کا صحیح جواب دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ایک fresh question دے دیں تو منسٹر صاحب آپ کو اس کی ساری تفصیل دے دیں گے۔

جناب محمد ایوب خان: جناب سپیکر! اگر کوئی نئی چیز پوچھنی ہو تو fresh question بنتا ہے لیکن یہ تو اسی سوال کا حصہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پبلک پراسیکیوشن وآبپاشی (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! معزز ممبر نے اب تک جتنے بھی سوال کئے ہیں اگر انہیں یہ خود recall کر سکتے ہیں تو میں ہر بات کا جواب دے چکا ہوں۔ میں نے پہلے سوال کا جواب دیا دوسرے میں انہوں نے پوچھا کہ کتنے پرچے درج ہوئے ہیں وہ بھی بتا دیا ہے اب معزز ممبر تاوان کے حوالے سے بات کر رہے ہیں، میں اس سلسلے میں دو دفعہ بتا چکا ہوں کہ تاوان کا ایک process ہوتا ہے جو ایکسیئن کے پاس جاتا ہے۔ تاوان کی مد میں جو رقوم

وصول ہوں گی وہ بھی ان کو بتا دوں گا لیکن اس وقت نہیں بتایا جا سکتا چونکہ اس کے لئے fresh question کی ضرورت ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔

محترمہ شاہدہ احمد بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 86 ہے میری استدعا ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں آڑھتیوں کے رجسٹرڈ کرنے کا طریق کار و دیگر تفصیلات

*86: **محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر زراعت ازراہِ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب میں 2016-17 تا 2017-18 میں رجسٹرڈ شدہ آڑھتیوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) آڑھتیوں کو رجسٹرڈ کرنے کا طریق کار کیا ہے؟

(ج) کیا صوبہ کے رجسٹرڈ شدہ آڑھتیوں کے لئے حکومت کی طرف سے کوئی قانون بنایا گیا ہے اگر ان کی خرید و فروخت کے متعلق کوئی قانون ہے تو اس کی تفصیل فراہم کریں نیز اس کا دائرہ کار کیا ہے؟

(د) غیر رجسٹرڈ شدہ آڑھتیوں کے لئے کیا قانون ہے اور کیا اس قانون پر عملدرآمد کیا جا رہا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) پنجاب میں 2016-17 میں لائسنسی / رجسٹرڈ شدہ آڑھتیوں کی تعداد 24 ہزار 332 تھی جبکہ سال 2017-18 میں لائسنسی / رجسٹرڈ شدہ آڑھتیوں کی تعداد 25 ہزار 380 ہے۔

(ب) پنجاب کی تمام 135 مارکیٹ کمیٹیاں "پنجاب ایگریکلچر پروڈیوس مارکیٹس آرڈیننس 1978" اور "پنجاب ایگریکلچر پروڈیوس مارکیٹس جنرل رولز 1979" کے تحت کام کر رہی ہیں۔ ہر مارکیٹ کمیٹی اپنی حدود میں کام کرنے والے آڑھتی حضرات کو زیر دفعہ 5 اور 6 اور زیر قواعد 5، 6 اور 7 کے تحت لائسنس جاری کرتی ہے۔ آرڈیننس اور جنرل رولز کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) صوبہ میں رجسٹرڈ شدہ آڑھتی حضرات کے کاروبار کو باقاعدہ بنانے کے لئے "پنجاب ایگریکلچر پروڈیوس مارکیٹس آرڈیننس 1978 "اور" پنجاب ایگریکلچر پروڈیوس مارکیٹس جنرل رولز1979" بنائے گئے ہیں۔ اس قانون کے زیر دفعہ 19 اور زیر قاعدہ 36 اور38 کے تحت کاروباری حضرات سے مارکیٹ فیس وصول کی جاتی ہے۔ قاعدہ66 میں آڑھتی حضرات اور منڈی میں کام کرنے والے دیگر کارکنوں کا معاوضہ مقرر کیا گیا ہے جبکہ قاعدہ 75 میں قواعد کی خلاف ورزی پر جرمانہ مقرر کیا گیا ہے نیز اس قانون کا دائرہ کار تمام زرعی اجناس کی خرید وفروخت کرنے والوں پر ہوتا ہے۔

(د) غیر رجسٹرڈ شدہ آڑھتیوں کے خلاف کارروائی زیر دفعہ 34اور زیر قاعدہ56اور 75 کی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میں یہ سوال دے کر آڑھتیوں کی طرف حکومت کی توجہ دلانا چاہتی تھی۔ میرا تعلق ساؤتھ پنجاب سے ہے اور وہاں کی main فصلیں گندم اور کپاس ہیں۔ محکمہ کی طرف سے مجھے جو جواب مہیا کیا گیا ہے۔ میں نے اسے تفصیل سے پڑھا ہے۔ ہماری تمام کی تمام منڈیاں بے رونق، ویران ہو رہی ہیں اور وہاں پر کام نہ ہونے کے برابر ہے۔ ہمارے پرائیویٹ آڑھتی جگہ جگہ اڈے لگا کر بیٹھے ہوئے ہیں جن کی وجہ سے ہر علاقے میں ہماری منڈیاں fail ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ ہر یونین کونسل میں پانچ سے آٹھ غیر رجسٹرڈ آڑھتی کام کر رہے ہیں جو کہ غریبوں کو بہت بُرے طریقے سے لوٹ رہے ہیں۔ یہ آڑھتی کسانوں کی فصل کو بہت سستے داموں خریدتے ہیں جبکہ انہیں مہنگے داموں کھاد اور ادویات مہیا کرتے ہیں جس کی وجہ سے کسان غریب سے غریب تر ہوتا جا رہا ہے اور پھر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ دو سے بارہ ایکڑ زمین کا مالک اپنی زمین اسی آڑھتی کو بیچنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ تمام منڈیوں کی باقاعدہ حدود ہوتی ہیں اور وہاں پر کام کرنے والے لوگ رجسٹرڈ ہوتے ہیں۔ رجسٹریشن کا طریق کار میں نے پڑھ لیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟ آپ اپنا ضمنی سوال پوچھیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایسے آڑھتی جو کہ منڈی کی حدود سے باہر کام کر رہے ہیں کیا وہ رجسٹرڈ آڑھتیوں کے بٹھائے ہوئے نمائندے ہیں یا اپنے طور پر privately کام کر رہے ہیں اور حکومت کی اس حوالے سے کیا پالیسی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! محترمہ بالکل صحیح فرما رہی ہیں کہ غیر قانونی آڑھتی منڈیوں سے باہر کاروبار کرتے ہیں۔ ہمارے مروجہ قانون کے تحت ایسے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ پانچ ہزار روپے جرمانہ کیا جا سکتا ہے۔ حکومت اس قانون میں ترمیم کر رہی ہے اور اس جرمانے کی رقم کو بڑھا کر پچاس ہزار روپے کرنے کی تجویز ہے۔ یہ ترمیمی قانون عنقریب ایوان میں منظوری کے لئے پیش کر دیا جائے گا۔ آڑھتیوں کے حوالے سے محترمہ نے جو کچھ فرمایا وہ بالکل درست ہے اور ہم بھی ایسا ہی محسوس کرتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم ان غیر قانونی آڑھتیوں کا راستہ ضرور روکیں گے اور ان کے لئے جرمانے کی رقم کو بڑھایا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اس حوالے سے ایک جامع پالیسی بنائی جائے تاکہ لوکل اور چھوٹے کسانوں کو support مل سکے کیونکہ ان غیر قانونی آڑھتیوں کی وجہ سے لوکل اور چھوٹے کسانوں کا بہت زیادہ نقصان ہوتا ہے۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ ہم بہت جلد اس مروجہ قانون میں تبدیلی لا رہے ہیں اور نئے قانون میں ان تمام چیزوں کو مدنظر رکھا جائے گا۔

محترمہ شاہدہ احمد: بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے اور سوالات بھی ختم ہوئے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور میں ویٹرنری ہسپتالوں میں ایمرجنسی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

7: جناب نصیر احمد: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں ویٹرنری ہسپتال کہاں کہاں قائم ہیں؟

(ب) ان ویٹرنری ہسپتالوں میں شام / رات کے وقت ایمرجنسی کی سہولت موجود ہے یا نہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف)

(i) ضلع لاہور میں ویٹرنری ہسپتالوں کی کل تعداد 24 ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	تحصیل	ہسپتال کا نام اور پتا
1۔	کینٹ	آرائے بازار
2۔		برکی
3۔		گھونڈ
4۔		پڈھانہ
5۔		ہڈیارہ
6۔		ہیر
7۔	شالامار	ہربنس پورہ
8۔		تقی پور
9۔		مناالہ
10۔		جلو
11۔		بھسین
12۔		ہانڈو گجراں
13۔	سٹی	شاہدرہ
14۔		اے آئی سیکشن، ویٹرنری یونیورسٹی اے آئی سیکشن
15۔	ماڈل ٹاؤن	جیابگا
16۔		کاہنہ نو
17۔		رکھ چندرائے

18- رائیونڈ ٹھوکر نیاز بیگ
19- رائیونڈ
20- چوہنگ
21- علی رضا آباد
22- مانگا منڈی
23- شاکے بھٹیاں
24- مل

(ب) ضلع لاہور میں ہسپتال سرکاری اوقات کار کے مطابق صبح 9:00 بجے سے شام 4:00 بجے تک خدمات سر انجام دیتے ہیں۔

جھنگ شہر کے لئے حفاظتی بند کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

15: جناب محمد معاویہ: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جھنگ شہر سے ملحقہ حفاظتی بند ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بند کی مرمت کروانے کو تیار ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن و آبپاشی (چودھری ظہیر الدین):

(الف) درست نہ ہے۔ جھنگ شہر سے ملحقہ حفاظتی جھنگ فلڈ بند اور ٹھٹہ ماہلہ فلڈ بند پر بحالی کا کام پراجیکٹ امپلیمنٹیشن یونٹ (PIU) لاہور نے کروایا ہے اور کام مکمل ہو چکا ہے دونوں فلڈ بند بالکل درست حالت میں ہیں۔

(ب) دونوں حفاظتی فلڈ بندوں کی مرمت کر دی گئی ہے۔

گوجرانوالہ: زراعت کی ترقی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

34: چودھری اشرف علی: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ زراعت نے ضلع گوجرانوالہ میں سال 17-2016 اور 18-2017 میں زراعت کی ترقی کے لئے کون کون سے اقدامات اٹھائے ہیں اور کون سی مشینری خریدی گئی ہے؟

(ب) مشینری کی خریداری کے لئے کتنا فنڈ جاری کیا گیا اور کتنا خرچ کیا گیا؟

(ج) محکمہ زراعت گوجرانوالہ میں کس کس سکیل کا کتنا سٹاف کام کر رہا ہے اور کون سی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں، تفصیلات سے کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) محکمہ زراعت نے ضلع گوجرانوالہ میں سال 2016-17 اور 2017-18 میں زراعت کی ترقی کے لئے جو اقدامات اٹھائے ان کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

1۔ 2016-17 میں قرعہ اندازی کے ذریعے 50 فیصد سبسڈی پر یونین کونسل کی سطح پر 90 کاشتکاروں کو 89 ڈسک ہیرو، 88 روٹاویٹر، 41 ربیج ڈرل اور 37 چیزل ہل دیئے گئے۔

2۔ کاشتکاروں کو بلا سود قرضے فراہم کرنے کی سکیم کا اعلان کیا اس سکیم کے تحت 2016-17 میں 5239 کسانوں کو 43 کروڑ 59 لاکھ 25 ہزار روپے کا قرضہ دیا جبکہ 2017-18 میں 8308 کسانوں کو 56 کروڑ 17 لاکھ 21 ہزار روپے کا قرضہ دیا گیا۔

3۔ رجسٹریشن پروگرام برائے حصول کسان کارڈ کا مقصد گوجرانوالہ کے تمام کاشتکاروں کا ڈیٹا اکٹھا کر کے ان کو کمپیوٹرائزڈ کرنا ہے تاکہ مستقبل میں جس بھی سبسڈی کا حکومت اعلان کرے اس کا فائدہ براہ راست کسانوں کو پہنچے۔ رجسٹرڈ کسانوں کو موبائل فون ٹیلی نار کمپنی کے ذریعے مہیا کئے جا رہے ہیں۔ 2016-17 میں 37290 کسانوں کو رجسٹر کیا گیا جبکہ 2017-18 میں 22315 کسانوں کو رجسٹر کیا گیا۔ رجسٹریشن مکمل ہونے پر ہر کسان کو کسان کارڈ کا اجرا بھی کیا جائے گا۔

4۔ کاشتکاروں کو جدید زرعی توسیع کے پروگراموں سے مستفید کرنے کے لئے حکومت پنجاب نے Extension Services 2.0 منصوبے کا آغاز کیا ہے اس منصوبے کے تحت کسانوں کو تکنیکی راہنمائی کے علاوہ ان کے کھیتوں سے محکمہ زراعت توسیع گوجرانوالہ کا فیلڈ سٹاف مٹی کے نمونے لے کر مٹی و پانی چیک کرنے والی لیبارٹری کو بھجوا رہا ہے۔ 2016-17 میں 23528 مٹی کے نمونے لئے جبکہ 2017-18 میں 24958 مٹی کے نمونے لئے گئے۔

5۔ علاقے کے کسانوں کو متعارف کروانے کے لئے دھان کی پنیری بذریعہ رائس ٹرانسپلانٹر مشین کھیت میں منتقلی کا کامیاب تجربہ کیا گیا۔

6۔ دھان کے مڈھوں کو جلائے بغیر اور کھیت کی تیاری کئے بغیر ایک نئی مشین happy seeder کے ذریعے گندم کی کاشت کرنے کا بہترین تجربہ کیا گیا اس طرح کسانوں کو فی ایکڑ 6000 روپے کی بچت ہوئی اور لاگت میں کمی آئی۔

7۔ گرین سیکر ایک نئی مشین ہے جو فصل کو بالکل صحیح مقدار میں یوریا ڈالنے کا تعین کرتی ہے جس سے آدھی بوری یوریا کی فی ایکڑ بچت آتی ہے۔ اس ٹیکنالوجی سے کاشتکاروں کو متعارف کروایا جارہا ہے۔

8۔ گندم کو کھیلیوں پر کاشت کرنے کے کامیاب تجربات کئے گئے جس سے پانی کی 40 فیصد بچت ہوتی ہے اور وتر نہ ہونے کی صورت میں بھی گندم کاشت کرکے پانی لگایا جا سکتا ہے۔ اس طرح 4 تا 5 من فی ایکڑ زیادہ پیداوار حاصل ہوتی ہے۔

9۔ 17-2016 میں کسانوں کی طرف سے مہیا کردہ مٹی کے 1302 نمونہ جات اور پانی 127 نمونہ جات کا تجزیہ اور علاج تجویز کیا گیا اور 18-2017 میں کسانوں کی طرف سے مہیا کردہ مٹی کے 1374 نمونہ جات اور پانی کے 257 نمونہ جات کا تجزیہ اور علاج تجویز کیا گیا۔

10۔ 17-2016 میں فراہم کردہ کھادوں کے 72 نمونہ جات کا تجزیہ کیا گیا اور 18-2017 میں کھادوں کے 62 نمونہ جات کا تجزیہ کیا گیا۔

11۔ 17-2016 میں FCO-1971 کے 982 نمونہ جات کا تجزیہ کیا گیا جن میں سے 70 ملاوٹ شدہ تھے جبکہ 18-2017 میں 1198 نمونہ جات کا تجزیہ کیا گیا جن میں سے 31 ملاوٹ شدہ نکلے۔

12۔ 17-2016 میں گورنمنٹ کی منظور شدہ سکیم extension 2.0 کے تحت شعبہ توسیع زراعت کی طرف سے مہیا کردہ مٹی کے 22045 نمونہ جات اور 18-2017 میں مٹی کے 17927 نمونہ جات کا تجزیہ کیا گیا۔

13۔ 200 نہری کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کی گئی۔

14۔ 544 ایکڑ اراضی پر ڈرپ / سپرنکلر کی تنصیب کی گئی۔

15۔ 207 ایکڑ ڈرپ سسٹم کو چلانے کے لئے سولر سسٹم کی تنصیب کی گئی۔

16۔ 52 ایکڑ پر ٹنل سسٹم کی تنصیب کی گئی۔

17۔ 165 کاشتکاروں کو لیزر لینڈ لیولر یونٹس کی مالی اعانت پر بذریعہ قرعہ اندازی فراہمی۔

18۔ دھان، گندم، سبزیات وغیرہ کے کل 8000 سپاٹ فیلڈز کی پیسٹ سکاؤٹنگ کی گئی اور ضرر رساں کیڑوں و بیماریوں کے بروقت انسداد کے لئے زمینداروں کی راہنمائی کی گئی۔

19۔ 679 پیسٹی سائیڈ ڈیلرز کی سال میں دو مرتبہ 3 تا 15 یوم کے لئے زرعی زہروں کے محفوظ استعمال، ذخیرہ کرنے کی بابت تربیت کی گئی۔

20۔ مذکورہ سالوں میں زرعی زہروں کے معیار کو جانچنے کے لئے کل 349 نمونہ جات دکانداروں سے حاصل کئے گئے اور برائے تجزیہ لیبارٹری بھجوائے گئے۔

21۔ غیر معیاری نمونہ جات پر 4 پرچے درج کروائے گئے اور موقع پر 5 افراد کو حوالہ پولیس کیا گیا۔

22۔ غیر معیاری زہروں کی روک تھام کے لئے خفیہ چھاپے مارے گئے جن میں 16 لاکھ 50 ہزار روپے مالیت کی تقریباً 16 ہزار کلوگرام / لٹر دوائی قبضہ میں لے کر حوالہ پولیس کی گئی۔

23۔ 17-2016 اور 18-2017 میں ٹیوب ویل لگانے کے لئے بورنگ کرنے سے پہلے بذریعہ رزیسٹیوٹی میٹر زیر زمین پانی کی کوالٹی جاننے کے لئے 275 عدد ٹیسٹ کئے گے۔

24۔ پاور وینچ اور ہینڈ بورنگ پلانٹس کے ذریعے 248 ٹیوب ویلز کے لئے 35688 فٹ ڈرلنگ کی گئی۔

25۔ 17-2016 میں 90 ایکڑ پر 17 عدد مچھلی فارم بنائے گئے اور 55 ایکڑ رقبہ ہموار کیا گی جبکہ 18-2017 میں 124 ایکڑ پر 15 عدد مچھلی فارم بنائے گئے اور 171 ایکڑ رقبہ ہموار کیا گیا۔

خریدی گئی مشینری کی تفصیل پیش خدمت ہے:

نمبر شمار	نام مشینری	تعداد مشینری
1	ٹرالی (ہیڈرالک)	1
2	بیک ٹائپ برش کٹر	2
3	گرین موائسچر میٹر	1
4	سوائل موائسچر میٹر	4
5	ڈینمو	1
6	منی ویٹ تھریشر	1
7	رائس ٹرانسپلانٹر	1
8	نیپ سیک سپرے مشین	2
9	سولر ٹیوب ویل	1
10	گراس کٹر	1
11	پاور سپریئر	2
12	لو۔ٹنل	2 ایکڑ
13	کھالہ (پی وی سی پائپ)	939 میٹر
14	الیکٹرک بیلنس	4
15	روٹاویٹر	1

16	بارڈر ڈسک	1
17	لیزر لیولر یونٹ	1
18	ڈرینج پمپ	1
19	لان موور (ٹی۔ایم)	1
20	ڈبل رو ہینڈ ڈرل	1
	ٹوٹل	27

(ب) محکمہ زراعت گوجرانوالہ میں خریدی گئی مشینری کے فنڈز کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

کل فنڈ	خرچ شدہ فنڈ	بقایا فنڈ
61لاکھ 06ہزار 5روپے	61لاکھ 3ہزار 373روپے	2ہزار 632روپے

(ج) گوجرانوالہ میں محکمہ زراعت کے سکیل 1 تا 19 کی کل 893 اسامیاں ہیں جن میں سے 236 اسامیاں خالی ہیں باقی 657 اسامیوں پر سٹاف کام کر رہا ہے۔ شعبہ وار تفصیل مع خالی عرصہ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب میں زیر زمین پانی کی سطح کو بڑھانے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

76: **جناب نصیر احمد:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں زیر زمین پانی کی سطح کو بڑھانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

(ب) آئندہ سال حکومت اس کے لئے کسی منصوبے کا آغاز کرنا چاہتی ہے تو تفصیلات فراہم کریں؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن و آبپاشی (چودھری ظہیر الدین):

(الف)

1۔ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف پنجاب نے اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں گراؤنڈ واٹر مینجمنٹ سیل قائم کیا ہے۔ یہاں صوبہ پنجاب کے کینال کمانڈ ایریا میں سال میں دو دفعہ گراؤنڈ واٹر لیول اور کوالٹی کا ڈیٹا لیا جاتا ہے۔ گراؤنڈ واٹر لیول اور کوالٹی کے نقشہ جات بنا کر پنجاب اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کی ویب سائٹ پر رکھے جاتے ہیں۔

2۔ اولڈ میلسی کینال ریچارج سکیم

مقاصد: ہیڈ اسلام پر سیلاب کے پانی کو اولڈ میلسی کینال (جو کہ 1965 سے بند تھی) میں ذخیرہ کر کے زیر زمین پانی میں شامل کرنا ہے اور ریچارج کی صلاحیت اور رفتار کو بڑھانے کے لئے اضافی کنویں بنائے گئے ہیں۔ زیر زمین پانی کی مانیٹرنگ کے لئے مزید پیزومیٹر لگائے جا رہے ہیں۔

3۔ زیر زمین پانی کو ریگولیٹ کرنے کے لئے قانون سازی کی جا رہی ہے۔

4۔ پانی کے ذخائر کو مناسب طریقے سے استعمال کرنے کے لئے پنجاب واٹر پالیسی 2018 بنائی گئی ہے جو منظوری کے مراحل میں ہے۔

5۔ کسانوں اور دیگر عوام میں آگاہی مہم کے ذریعے زیر زمین پانی کی اہمیت اور مناسب استعمال کے لئے (2 عدد) سیمینار اور پورے پنجاب میں 6 عدد ورکشاپس منعقد کی گئی ہیں۔

(ب) بارش، سیلاب اور اضافی پانی کو زیر زمین پانی میں شامل کرنے کے لئے مناسب طریقے ڈھونڈنے پر ریسرچ جاری ہے۔ پورے پنجاب میں اس طرح کی مناسب جگہیں تلاش کر کے وہاں پر اضافی پانی کو زیر زمین پانی میں شامل کیا جائے گا تاکہ زیر زمین پانی کی سطح اوپر آجائے۔ اس کے علاوہ کسانوں اور دیگر لوگوں میں آگاہی بیدار کی جا رہی ہے کہ پانی کو بچت کے ساتھ مناسب طریقے سے استعمال کریں۔

لائیو سٹاک میں جنیٹک ٹیکنالوجی کے استعمال اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

86: **جناب نصیر احمد:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لائیو سٹاک میں جدت پیدا کرنے کے لئے جنیٹک ٹیکنالوجی کا استعمال کب سے ہو رہا ہے؟

(ب) اب تک اس کی وجہ سے کس قدر افادیت حاصل ہوئی ہے؟

(ج) صوبہ بھر میں دودھ کی پیداوار میں خود مختاری حاصل کرنے کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(د) حکومتی وعدے کے مطابق لائیو سٹاک کے اندر جنیٹک ٹیکنالوجی کے استعمال کو بڑھانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) لائیو سٹاک میں جدت پیدا کرنے کے لئے جنیٹک ٹیکنالوجی کا استعمال 1980 کی دہائی سے ہو رہا ہے۔

(ب) ہم جنیٹک ٹیکنالوجی میں بہت ابتدائی مراحل میں ہیں۔ اس وجہ سے اب تک اس کی وجہ سے خاطر خواہ افادیت حاصل نہ ہوئی ہے۔

(ج) حکومت نے ولائتی نسل کے نر جانوروں کے سیمن کی 30 لاکھ doses امپورٹ کی تاکہ صوبہ میں موجود بے نسلی گائیوں کی دودھ کی پیداواری صلاحیت بہتر کی جائے۔

(د) موجودہ حکومت نے جینیٹک ٹیکنالوجی کو بڑھانے کا کوئی وعدہ نہیں کیا۔

گوجرانوالہ: زراعت کالونی میں افسران واہلکاران کی رہائشوں سے متعلقہ تفصیلات

88: چودھری اشرف علی: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ایگریکلچر کالونی گوجرانوالہ کا کل رقبہ کتنا ہے مذکورہ کالونی میں کل کتنی رہائش گاہیں کس کس category کی ہیں؟

(ب) مذکورہ رہائش گاہوں میں کون کون سے افسران واہلکاران کب سے رہائش پذیر ہیں؟

(ج) مذکورہ کالونی میں کون کون سی سہولیات میسر ہیں؟

(د) مذکورہ کالونی میں رہائش گاہوں اور سڑکوں کی (R&M) مرمت و تعمیر کی مد میں سال 2015-16، 2016-17 اور 2017-18 میں کتنی رقم خرچ کی گئی سال وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) مذکورہ کالونی میں رہائش پذیر افسران واہلکاران سے مذکورہ سالوں میں کتنی رقم ہاؤس رینٹ وغیرہ کی مد میں وضع کی گئی یا وصول کی گئی سال وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) گوجرانوالہ میں محکمہ زراعت کی 2 کالونیاں ہیں جن کا کل رقبہ 12 ایکڑ 4 کنال 13 مرلے ہے۔ اس میں کالونی نمبر 1 کا رقبہ 12 ایکڑ اور کالونی نمبر 2 کا رقبہ 4 کنال 13 مرلے۔ مذکورہ کالونیوں میں کل 70 رہائش گاہیں ہیں۔ Category Wise رہائش گاہوں کی تفصیل اس طرح سے ہے:

نمبر شمار	کیٹیگری	کالونی نمبر 1	کالونی نمبر 2	کل تعداد
1	A	07	01	08
2	B	15	01	16
3	C	09	01	10
4	D	21	02	23
5	E	13	00	13
	میزان	65	05	70

(ب) مذکورہ رہائش گاہوں میں رہائش پذیر افسران واہلکاران کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ کالونیوں میں بجلی، پانی، سوئی گیس اور مسجد کی سہولیات میسر ہیں۔

(د) مذکورہ کالونیوں میں رہائش گاہوں اور سڑکوں کی (M&R) مرمت وتعمیر کی مد میں مذکورہ سالوں میں کل 44 لاکھ 92 ہزار 627 روپے خرچ کئے گئے۔ سال وار تفصیل اس طرح سے ہے۔

نمبر شمار	سال	خرچ شدہ رقم (روپوں میں)
1	2015-16	12,13,000
2	2016-17	13,00,00
3	2017-18	31,49,627
	میزان	44,92,627

(ہ) مذکورہ کالونیوں میں رہائش پذیر افسران واہلکاران سے مذکورہ سالوں میں کل ایک کروڑ 92 ہزار 855 روپے ہاؤس رینٹ کی مد میں وضع کئے۔ سال وار تفصیل اس طرح سے ہے۔

نمبر شمار	سال	ہاؤس رینٹ کٹوتی 1
1	2015-16	31,00,961
2	2016-17	34,23,255
3	2017-18	35,68,639
	میزان	1,00,92,855

محکمہ امور پرورش حیوانات کے فارموں پر ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

100: چودھری اشرف علی: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ کے زیر انتظام چلنے والے فارم صوبہ میں کس علاقہ میں کتنے کتنے رقبہ پر محیط ہیں فارم وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) مذکورہ فارموں کے کتنے کتنے رقبہ پر ناجائز قابضین نے کب سے قبضہ کر رکھا ہے نیز یہ قبضہ کس کس افسر کی تعیناتی کے دوران ہوا فارم وار تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) مذکورہ فارموں کے رقبہ کو ناجائز قابضین سے واگزار کروانے کے لئے محکمہ نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں اور ان اقدامات کی بدولت کس کس فارم کا رقبہ واگزار کروایا گیا تفصیلات بیان فرمائیں؟

(د) ناجائز قابضین کی وجہ سے محکمہ کو سالانہ کتنا نقصان اٹھانا پڑتا ہے فارم وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) مذکورہ فارموں کی گزشتہ تین سال کی آمدن واخراجات کی تفصیل مدوار اور فارم وار بیان فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) محکمہ امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ کے زیر انتظام 20 تجرباتی فارم کام کر رہے ہیں ان فارمز کا رقبہ وعلاقہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ فارموں پر جن جن ناجائز قابضین نے قبضہ کر رکھا ہے ان کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ فارموں کے رقبہ کو ناجائز قابضین سے واگزار کروانے کے لئے محکمہ نے قانونی چارہ جوئی کی ان اقدامات کی بدولت کسی سے فارم کا رقبہ ابھی تک واگزار نہیں کرایا گیا۔

(د) ناجائز قابضین کی وجہ سے محکمہ کو سالانہ جو نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔اس کی فارم وار تفصیل (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) مذکورہ فارموں کی گزشتہ تین سال کی آمدن واخراجات کی تفصیل مدوار (Annex-D) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ساہیوال: پی پی-198 میں جانوروں کی دیکھ بھال کے لئے حفاظتی سنٹر کی تعداد اور عملہ سے متعلقہ تفصیلات

103: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی-198 ضلع ساہیوال میں جانوروں کی دیکھ بھال کے لئے جو ویٹرنری سنٹرز بنائے گئے ہیں ان کی مکمل تعداد اور تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ب) جن یونین کونسلز میں ویٹرنری سنٹرز بنائے گئے ہیں وہاں روزانہ کی بنیاد پر کتنے جانوروں کا علاج معالجہ کیا جاتا ہے۔ کیا سنٹرو ار ڈاکٹرز و عملہ موجود ہیں، تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا قائم شدہ ویٹرنری سنٹرز علاقہ اور آبادی کے لحاظ سے کافی ہیں اگر نا کافی ہیں تو کیوں اور حکومت کب تک نئے ویٹرنری سنٹرز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) پی پی-198 ضلع ساہیوال میں مرکز شفاء خانہ حیوانات کی تعداد 12 ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

a)	CVD 93/9-L	b)	CVD 98/9-L
c)	CVH 91/9-L	d)	CVD 111/9-L
e)	CVD 112/9-L	f)	CVD 96/6-R
g)	CVD 87/6-R	h)	CVD 114/9-L
i)	CVD KAMEER	j)	CVD 133/9-L
k)	CVD 118/9-L1	l)	CVD 91/6-R

(ب) ان ویٹرنری سنٹرز میں روزانہ اوسطاً بارہ جانوروں کا علاج معالجہ کیا جاتا ہے۔ جی، ہاں! سنٹرو ار ڈاکٹر و عملہ موجود ہے۔ تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی، ہاں! قائم شدہ ویٹرنری سنٹرز علاقہ اور آبادی کے لحاظ سے کافی ہیں۔

پنجاب میں لائیوسٹاک تجرباتی فارم اور مویشیوں کی تعداد واخراجات سے متعلقہ تفصیلات

107: چودھری اشرف علی: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں حکومت کے زیر انتظام کتنے لائیوسٹاک تجرباتی فارم کہاں کہاں پر واقع ہیں اور یہ فارم کتنے کتنے رقبہ پر محیط ہیں، فارم وار تفصیلات بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ لائیوسٹاک تجرباتی فارم پر کون کون سے جانور اور مویشی موجود ہیں جانوروں / مویشیوں کی تعداد اقسام ودیگر تفصیلات فارم وار بیان فرمائیں؟

(ج) مذکورہ لائیوسٹاک تجرباتی فارمز کے قیام کے اغراض مقاصد بیان فرمائیں؟

(د) مذکورہ لائیوسٹاک تجرباتی فارمز سے حکومت کو سال 2016-17 اور سال 2017-18 میں کتنی آمدنی کس کس مد میں حاصل ہوئی، فارم وار تفصیل بیان فرمائیں؟

(ہ) مذکورہ لائیوسٹاک تجرباتی فارمز کے لئے حکومت نے سال 2016-17 اور سال 2017-18 میں کتنا بجٹ کس کس مد کے لئے مختص کیا فارم وار تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) صوبہ میں محکمہ لائیوسٹاک کے زیر انتظام 20 تجرباتی فارم کام کر رہے ہیں ان فارمز کا رقبہ، محل وقوع اور تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) لائیوسٹاک تجرباتی فارمز پر جانوروں کی اقسام و تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج)
1۔ علاقائی (لوکل نسل) کے جانوروں کا تحفظ
2۔ بہتر نسل کے نر جانوروں کی پیداوار
3۔ بہتر نسل اور بہترین خواص کے حامل نر ومادہ جانوروں کی پیداوار
4۔ پرجنی ٹیسٹنگ پروگرام کے لئے جانوروں کی خاص تعداد کے حامل ہرڈ کا ہونا
5۔ جانوروں وچارہ جات میں بڑھوتری وجدید ٹیکنیکس پر ریسرچ
6۔ ادویات / ویکسین کا جانوروں پر تجربہ وٹرائل
7۔ تعلیمی وریسرچ ادارہ جات کے لئے ریسرچ کے مواقع فراہم کرنا

(د) حکومت کے زیر انتظام تجرباتی فارموں سے حکومت کو 2016-17 اور سال 2017-18 میں جو آمدن ہوئی کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) حکومت کے زیر انتظام تجرباتی فارموں سے حکومت کو 2016-17 اور سال 2017-18 کے لئے جو فنڈ دیئے ان کی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فیصل آباد: ماموں کانجن شہر میں سیم نالہ کے پل کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

110: جناب محمد صفدر شاکر: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

میونسپل کمیٹی ماموں کانجن ضلع فیصل آباد شہر کے درمیان سے جو سیم نالہ گزرتا ہے اس نالہ کے اوپر جو پل تعمیر ہیں ان کی میعاد پوری ہو چکی ہے اور کسی وقت بھی یہ انسانی جانوں کے لئے خطرہ بن سکتے ہیں کیا ان کی دوبارہ تعمیر کی تجویز حکومت کے زیر غور ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن و آبپاشی (چودھری ظہیر الدین):

پاک پی ڈبلیو ڈی ڈویژن فیصل آباد کی ایک سکیم برائے تعمیر ڈرینج سسٹم برائے سیم نالہ ماموں کانجن جس کا تخمینہ لاگت 502.890 ملین روپے ہے پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ سے منظور ہو چکی ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس سکیم میں سمندری مین ڈرین کی برجی نمبری 395+48 اور 500+50 پر موجود خستہ حالت پلوں کو دوبارہ از سر نو تعمیر کرنا شامل ہے۔

فیصل آباد کے دیہات چک نمبر 205، 206 اور 207 گ ب میں نہری پانی فراہم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

111: جناب محمد صفدر شاکر: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل سمندری کے چک نمبر 205 گ ب، چک نمبر 206 گ ب اور چک نمبر 207 گ ب نہری پانی سے محروم ہیں؟

(ب) حکومت ان دیہات کو نہری پانی کا مناسب بندوبست کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن وآبپاشی (چودھری ظہیر الدین):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ تحصیل سمندری کے چک نمبر 205 گ ب، 206 گ ب اور چک نمبر 207 گ ب نہری پانی سے محروم ہیں۔ یہ چکوک راجباہ سروالی مائنر سے سیراب ہوتے ہیں۔

(ب) جواب جز (الف) میں بیان کر دیا گیا ہے۔

پانی کی کمی اور اس کا لیول کم ہونے سے متعلقہ تفصیلات

113: چودھری اشرف علی: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں اس وقت فی کس کتنا پانی رہ گیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں بھی Aquifer Level بہت نیچے چلا گیا ہے اور صوبہ میں اس وقت Aquifer Level کیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ بھر میں بھی پانی کی مقدار میں دن بدن کمی واقع ہو رہی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ بھر میں Ground Water کو سٹور کرنے کا کوئی خاطر خواہ نظام موجود نہیں ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ پانی کی مقدار میں تیزی سے کمی واقع ہونے کی وجہ سے صوبہ میں خشک سالی کا شدید خطرہ ہے؟

(و) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت Aquifer Level بہتر کرنے اور پانی کی کمی کو روکنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن وآبپاشی (چودھری ظہیر الدین):

(الف) صوبہ میں اس وقت فی کس تقریباً (Surface and Sub Surface water 1000 cubic meter/year) سے کم پانی رہ گیا ہے۔

(ب) یہ بات بالکل درست ہے کہ پنجاب کے مختلف علاقوں میں زیر زمین پانی کافی تیزی سے نیچے جارہاہے۔ صوبہ میں Aquifer Level خصوصاً بڑے شہروں میں جیسے لاہور، ملتان، خانیوال، پاکپتن میں پانی کی سطح کافی نیچے جا چکی ہے۔ بعض علاقوں میں پانی کا لیول معمولی کمی بیشی سے برقرار ہے۔ مزید برآں لاہور میں سالانہ 2.5 فٹ اوسطاً پانی نیچے جارہاہے۔ صوبائی دارالحکومت لاہور میں زیر زمین پانی کا لیول تقریباً 135 فٹ تک ریکارڈ کیا گیاہے جو کہ اس وقت سب سے زیادہ ہے۔

(ج) صوبہ پنجاب میں پانی کی فراہمی کا انحصار بارشوں اور پہاڑوں پر گلیشئر کے پگھلنے پر ہے۔ پچھلے کچھ سالوں سے بارش میں مسلسل کمی کی وجہ سے نہروں میں پانی کی کمی کا سامناہے۔ جس کی وجہ سے کسانوں کو ٹیوب ویل پر زیادہ انحصار کرنا پڑرہاہے زیر زمین پانی کے زیادہ استعمال کی وجہ سے گراؤنڈ واٹر لیول میں بھی مسلسل کمی ہو رہی ہے۔

(د) یہ بات بھی درست ہے کہ ابھی تک Water Flood سے Aquifer Recharge کا کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں ہے تاہم محکمہ انہار نے اولڈ میلسی کینال میں ایک پائلٹ پراجیکٹ شروع کیاہے۔ جس کے تحت Flood Water سے گراؤنڈ واٹر کو ری چارج کیاجائے گا۔اس کے علاوہ Rain Water harvesting سے Ground Water کو ریچارج کرنے پر بھی کام ہو رہاہے۔

(ہ) یہ بات درست ہے کہ زیر زمین پانی کی سطح روز بروز نیچے جارہی ہے۔اس وجہ سے خشک سالی کے دوران دستیاب زیر زمین پانی کم سے کم ہوتا جارہاہے۔ صوبہ کے مختلف علاقوں میں زیر زمین پانی کی سطح اوسطاً 0.5 تا 2.0 فٹ سالانہ نیچے جارہی ہے۔ بعض علاقوں میں پانی کا لیول معمولی کمی بیشی سے برقرار ہے

(و)

1۔ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف پنجاب نے اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں گراؤنڈ واٹر مینجمنٹ سیل قائم کیاہے۔یہاں صوبہ پنجاب کے کینال کمانڈ ایریا میں سال میں دو دفعہ گراؤنڈ واٹر لیول اور کوالٹی کا ڈیٹا لیا جاتا ہے۔ گراؤنڈ واٹر لیول اور کوالٹی کے نقشہ جات بناکر پنجاب اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کی ویب سائٹ پر رکھے جاتے ہیں۔

2۔ زیر زمین پانی کو ریگولیٹ کرنے کے لئے قانون سازی کی جارہی ہے۔

3۔ پانی کے ذخائر کو مناسب طریقے سے استعمال کرنے کے لئے پنجاب واٹر پالیسی 2018 بنائی گئی ہے جو منظوری کے مراحل میں ہے۔

4۔ کسانوں اور دیگر عوام میں آگاہی مہم کے ذریعے زیر زمین پانی کی اہمیت اور مناسب استعمال کے لئے اب تک 2 عدد سیمینار اور پورے پنجاب میں 6 عدد ورکشاپس منعقد کی گئی ہیں۔

محکمہ کی طرف سے بیوہ خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

116: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا محکمہ کے پروگرام میں بیوہ خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے پروگرام متعارف کروایا تھا اگر پروگرام متعارف کروایا گیا تھا تو وہ کیا تھا اور کتنے اضلاع میں اس پر کام ہو رہا ہے؟

(ب) اگر پروگرام مستقبل میں جاری رکھا جانا تھا تو کیا موجودہ حکومت اسے جاری رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) جی، ہاں! محکمہ کے پروگرام میں بیوہ خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے پروگرام متعارف کروایا گیا تھا۔ پروگرام بیوہ خواتین کو ویہڑیاں، جھوٹیاں اور بھیڑ، بکریاں مہیا کرتا تھا۔ کسی ضلع میں اس پر اب کام نہیں ہو رہا ہے۔

(ب) یہ پروگرام جون 2018 کو ختم ہو چکا ہے۔ موجودہ حکومت اسے جاری رکھنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

کسان package سے متعلقہ تفصیلات

157: **محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کسان package کی مد میں کتنا بجٹ مالی سال 15-2014 تا مالی سال 18-2017 میں مختص کیا گیا؟

(ب) اس پیسے سے صوبہ کے کتنے کسانوں کو مراعات کس نوعیت کی فراہم کی گئیں؟

(ج) صوبے کے کون کون سے اضلاع میں یہ package کسانوں کو فراہم کیا گیا اور اب اس کا status کیا ہے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) کسان package مد میں مالی سال 15-2014 تا مالی سال 18-2017 میں جو بجٹ مختص کیا گیا اس کی سال وار تفصیل اس طرح سے ہے۔

نمبر شمار	مالی سال	مختص بجٹ (ملین روپوں میں)	ریوائز بجٹ (ملین روپوں میں)
1	2014-15	Nil	Nil
2	2015-16	Nil	Nil
3	2016-17	30,000.134	16,951.134
4	2017-18	10,000.000	7,615.000

(ب) اس پیسے سے صوبہ کے کسانوں کو درج ذیل مراعات فراہم کی گئیں۔

1۔ 375165 کسانوں کو ڈی اے پی اور پوٹاش کی کھاد پر سبسڈی دی گئی۔

2۔ 77047 کسانوں کو گندم اور کپاس کے بیج مفت فراہم کئے گئے۔

3۔ 28431 کسانوں کو تیل دار اجناس (کینولہ اور سورج مکھی) پر 5000 روپے فی ایکڑ سبسڈی فراہم کی گئی۔

4۔ 282 کسانوں کو انعامی پیداواری مقابلہ جات برائے فصلات و باغات کے تحت زرعی آلات بطور انعام دیئے گئے۔

5۔ تحقیقاتی ادارہ برائے چارہ جات سرگودھا نے 6 اہم فصلوں کی منظور شدہ اقسام (جن میں برسیم، لوسرن، جو، جوار، مکئی اور گوار شامل ہیں) کا 36140 کلوگرام بنیادی بیج (Pre-Basic) پیدا کر کے پنجاب سیڈ کارپوریشن کے حوالے کیا تاکہ وہ اس سیڈ کی Multiplication کر کے پنجاب کے کسانوں کو مہیا کرے۔

6۔ تحقیقاتی ادارہ برائے سبزیات فیصل آباد لہسن اور ادرک کی پیداواری ٹیکنالوجی مرتب کرنے کی کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے۔

7۔ Accreditation of AARI Laboratories for ISO-17025 کے تحت کاشتکاروں کو معیاری اور عالمی معیار کی تجزیہ کی سہولیات کے لئے پنجاب میں 21 لیبارٹریوں کو منظور کروایا گیا۔

8۔ 1394 کسانوں کے کپاس کے کھیتوں میں گلابی سنڈی پر قابو پانے کے لئے گاسی پلور اور جنسی پھندے لگائے گئے۔

9۔ گلابی سنڈی کے نقصان اور اس پر قابو پانے کی آگاہی کے لئے 11 ٹی وی ٹاک شو، 34 ریڈیو پروگرام نشر کئے گئے اور 153000 پمفلٹ چھپوائے گئے۔ اس کے علاوہ گلابی

سنڈی کے مؤثر کنٹرول کے لئے 112 اقسام کے پیغامات بذریعہ ایس ایم ایس کسانوں کو بھجوائے گئے۔

10- بذریعہ demonstration پلاٹ آگاہی کے لئے 99 فارم ڈے کا انعقاد کیا گیا۔

11- 4 لاکھ 41 ہزار 725 کسانوں کو پنجاب کے تمام اضلاع میں سود سے پاک قرضہ جات دیئے گئے۔

12- پورے پنجاب میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر کسان package کی تشہیر کی گئی۔

13- 78590 کسانوں کو پنجاب کے تمام اضلاع میں موبائل فون دیئے گئے۔

14- بارانی علاقہ جات کے 1314 کسانوں کو زمینی کٹاؤ کی روک تھام اور آبی وسائل کی تعمیر و ترقی کی مراعات دی گئیں۔

15- پنجاب کے تمام اضلاع سے منتخب کردہ 200 پرانے بلڈوزروں کی بحالی اور مرمت کی گئی جس سے سالانہ اوسط زرعی زمین کی لیولنگ 34000 ایکڑ سے بڑھ کر 59000 ایکڑ تک پہنچ گئی۔

16- صوبہ کے 16750 کسانوں کو کراپ انشورنس فراہم کی گئی۔

(ج) کسان package کے تحت فراہم کئے جانے والے منصوبہ جات کی تفصیل اور ان کا موجودہ سٹیٹس اس طرح سے ہے۔

نمبر شمار	نام پراجیکٹ	علاقہ	سٹیٹس
1	ڈی اے پی اور پوٹاش کھاد کی فراہمی	پنجاب کے تمام اضلاع	جاری رہنے کا امکان ہے۔
2	گندم کے بیج کی فراہمی	پنجاب کے تمام اضلاع	مکمل ہو چکا ہے
3	کپاس کے بیج کی فراہمی	ملتان، خانیوال، وہاڑی، لودھراں، ساہیوال، پاکپتن، اوکاڑہ، بہاولپور، بہاولنگر، رحیم یار خاں، ڈیرہ غازی خاں، مظفر گڑھ، راجن پور، لیہ، فیصل آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ، جھنگ، بھکر اور میانوالی	مکمل ہو چکا ہے
4	تیل دار اجناس پر فی ایکڑ سبسڈی	پنجاب کے تمام اضلاع	جاری رہنے کا امکان ہے۔
6	Improverment in Breeding and Seed Productioin System of Fodder Crops	شیخوپورہ، فیصل آباد، ملتان، بہاولپور اور سرگودھا	جاری ہے۔
7	Improvement of Production Technology in Garlic and Ginger	سیالکوٹ، گوجرانوالہ، فیصل آباد اور نارووال	جاری ہے۔
8	Accreditation of AARI Laboratories for ISO-17025	لاہور، شیخوپورہ،	مکمل ہو چکا ہے

		گوجرانوالہ، فیصل آباد، ملتان، بہاولپور، ڈیرہ غازی خان، راولپنڈی اور سرگودھا	
9	کمیونٹی بیسڈ انٹیگریٹڈ پیسٹ مینجمنٹ آف پنک بال ورم	ملتان، خانیوال، وہاڑی، لودھراں، ساہیوال، پاکپتن، اوکاڑہ، بہاولپور، بہاولنگر، رحیم یار خاں، ڈیرہ غازی خاں، مظفر گڑھ، راجن پور، لیہ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، جھنگ اور فیصل آباد	جاری ہے
10	زمینی کٹاؤ کی روک تھام اور آبی وسائل کی تعمیر و ترقی	اٹک، راولپنڈی، جہلم، چکوال، گجرات، میانوالی، ڈیرہ غازی خان، راجن پور، نارووال اور خوشاب	مکمل ہو چکا ہے
11	پرانے بلڈوزروں کی بحالی	پنجاب کے تمام اضلاع	مکمل ہو چکا ہے
12	Eکریڈٹ سکیم	پنجاب کے تمام اضلاع	جاری ہے
13	کراپ انشورنس	شیخوپورہ، ساہیوال، لودھراں اور رحیم یار خان	جاری ہے۔
14	نظامت زرعی اطلاعات کے تحت تشہیری مہم	پنجاب کے تمام اضلاع	مکمل ہو چکا ہے

سرگودھا بھاگٹانوالہ 74-73 ڈرین پر پلوں کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

158: **جناب محمد منیب سلطان چیمہ**: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سرگودھا بھاگٹانوالہ 73، 74 ڈرین کب بنائی گئی اس پر کتنی لاگت آئی اور اس پر تعمیر شدہ پلوں کی تعداد کیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پلوں کی بلندی سڑک سے اونچی رکھی گئی جس کی وجہ سے یہاں ٹریفک کی روانگی متاثر ہو رہی ہے اور عوام الناس کو ان پلوں کی اونچائی کی وجہ سے آمدورفت میں دشواری ہے؟

(ج) کیا حکومت ان پلوں کی درستی کے لئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن و آبپاشی (چودھری ظہیر الدین):

(الف) یہ ڈرین مالی سال 06-2005 میں بنائی گئی۔ اُس وقت ڈرین پر کل لاگت چوبیس لاکھ سترہ ہزار چھ سو سنتالیس روپے آئی۔ اس ڈرین پر 27 عدد پائپ پُلیاں /پُل بنائے گئے۔

(ب) پُلیوں کی بلندی منظور شدہ ڈیزائن کے مطابق رکھی گئی ہے۔ پُلیاں سرگودھا تا بھاگٹانوالہ روڈ کے ساتھ ساتھ بائیں طرف تعمیر کی گئیں اور ٹریفک کی روانی کو متاثر نہ کر رہی ہیں۔

(ج) جی، ہاں! اس وقت چک 73-74 ڈرین پر پُلیوں کی ریماڈلنگ / تعمیر نو کا کام جاری ہے۔ یہ کام سالانہ ترقیاتی پروگرام بعنوان Construction of Mateela Drain RD 0+000 to 20+080 میں شامل ہے اور انشاء اللہ جون 2019 تک مکمل ہو جائے گا۔

ضلع چنیوٹ میں ویٹرنری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

194: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع چنیوٹ میں کتنے اور کس کس جگہ ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں ہیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ ہذا کا کتنا سٹاف عہدہ و گریڈ وار کام کر رہا ہے؟

(ج) اس ضلع کو سال 17-2016 اور 18-2017 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی مد وار بتائیں؟

(د) اس ضلع میں کتنے موبائل یونٹ کام کر رہے ہیں؟

(ہ) اس ضلع میں ویٹرنری ڈاکٹرز اور ویٹرنری اسسٹنٹ کی کتنی کس کس جگہ اسامیاں خالی ہیں؟

(و) اس ضلع میں روزانہ کتنے جانوروں کا علاج کیا جاتا ہے؟

(ز) اس ضلع میں مزید کس کس جگہ ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں قائم کرنے کا ارادہ ہے؟

وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) ضلع چنیوٹ میں41شفاء خانہ حیوانات ہیں تفصیل(Annex-A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع میں201سٹاف تعینات ہے عہدہ اور گریڈوار تفصیلات(Annex-B)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں

(ج) ضلع چنیوٹ سال17۔2016اور18۔2017 کے دوران جو رقم فراہم کی گئی اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

سال	کل رقم ملین
2016-17	90.983
2017-18	114.992

(د) ضلع میں اس وقت کل چار موبائل یونٹ کام کر رہے ہیں۔

(ہ) ضلع چنیوٹ میں تاحال ویٹرنری ڈاکٹرز اور ویٹرنری اسسٹنٹ کی کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

(و) ضلع چنیوٹ میں تقریباً روزانہ 700 جانوروں کا علاج معالجہ کیا جاتا ہے۔

(ز) ضلع چنیوٹ میں تاحال محکمہ مزید کوئی ویٹرنری ہسپتال یا ویٹرنری ڈسپنسری قائم کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہے۔

ضلع چنیوٹ میں محکمہ زراعت کے دفاتر اور شعبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

196: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع چنیوٹ میں محکمہ زراعت کے کون کون سے شعبہ جات کے دفاتر کہاں کہاں چل رہے ہیں ان میں گریڈوار اور عہدہ وار ملازمین کی تفصیل دی جائے؟

(ب) اس ضلع میں کون کون سے منصوبہ جات کس کس شعبہ جات کے چل رہے ہیں؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ زراعت نے کتنے کسانوں کو سبسڈی پر کون کون سے زرعی آلات فراہم کئے ہیں؟

(د) سال17-2016اور18-2017کے دوران کتنے کھالہ جات کو پختہ کیا گیا؟

(ہ) اس ضلع میں مزید کتنے کھالہ جات کو پختہ کرنے کا پروگرام ہے اور اس مقصد کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) ضلع چنیوٹ میں محکمہ زراعت کے شعبہ جات کے دفاتر کے نام اور پتا جات کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

نام شعبہ	نام دفتر	پتاجات
توسیع	1۔ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت (توسیع)	جھنگ روڈ، چنیوٹ
	2۔اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (توسیع)	جھنگ روڈ، چنیوٹ
	3۔اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (توسیع)	نواب چوک، لالیاں
	4۔اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (توسیع)	پرانا ہسپتال، بھوانہ
ریسرچ	لیبارٹری تجزیہ گاہ برائے پانی و مٹی	چنیوٹ
اصلاح آبپاشی	1۔ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت (واٹر مینجمنٹ)	نزد گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج، چنیوٹ۔
	2۔اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (واٹر مینجمنٹ)	نزد گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج، چنیوٹ۔
	3۔اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (واٹر نزد مینجمنٹ)	امین پور روڈ، نزد پارک گیٹ بھوانہ ضلع چنیوٹ
	4۔اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (واٹر مینجمنٹ)	نزد ریلوے سٹیشن، لالیاں ضلع چنیوٹ
پیسٹ وارننگ	دفتر اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (پلانٹ پروٹیکشن)	شمس الحسن ٹاؤن عقب جیو موٹرز فیصل آباد
		جھنگ روڈ بائی پاس چنیوٹ۔ ضلع چنیوٹ
فیلڈ	یونٹ سپروائزر زرعی انجینئرنگ	تحصیل چوک نزد سول ہسپتال کلب روڈ چنیوٹ
کراپ رپورٹنگ سروس	اسسٹنٹ ڈائریکٹر شماریات	گلی نمبر 1 شاہ دولت روڈ عزیز آباد کالونی چنیوٹ
اکنامکس اینڈ مارکیٹنگ	1۔اسسٹنٹ ڈائریکٹر (اکنامکس اینڈ مارکیٹنگ)	چنیوٹ
	2۔مارکیٹ کمیٹی چنیوٹ	چنیوٹ
	3۔مارکیٹ کمیٹی لالیاں چنیوٹ	لالیاں
	چنیوٹ	
	لالیاں	

ضلع چنیوٹ میں محکمہ زراعت کے شعبہ جات کے ملازمین کی گریڈ وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ضلع میں محکمہ زراعت کے جو منصوبہ جات چل رہے ہیں ان کی شعبہ وار تفصیل اس طرح سے ہے۔

نام شعبہ	منصوبہ جات
شعبہ توسیع اور شعبہ تحقیق	Extension Service 2.O پراجیکٹ کے ذریعے کسانوں کو جدید سہولیات فراہم کرنا۔

شعبہ اصلاح آبپاشی	1۔ عالمی بنک کے تعاون سے جاری "پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کا منصوبہ" 2۔ پنجاب حکومت کا سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت "پانی کی ترسیل کی بہتری کے لئے کھالاجات کی اضافی پختگی" کا منصوبہ۔ 3۔ منافع بخش زراعت کا فروغ بذریعہ موسمیاتی تبدیلیوں سے ہم آہنگ ٹیکنالوجی packageکی فراہمی۔
شعبہ فیلڈ	رقبہ آباد کرنے کے لئے حسب ضرورت سبسڈی پر بلڈوزرز کی فراہمی۔

(ج) اس ضلع میں محکمہ زراعت نے 474 کسانوں کو سبسڈی پر 700 زرعی آلات فراہم کئے ان کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع چنیوٹ میں سال 17-2016 اور 18-2017 کے دوران کل 73 کھالہ جات کو پختہ کیا گیا۔

(ہ) ضلع چنیوٹ میں سال 19-2018 کے دوران مزید 22 کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کی جائے گی جس کے لئے 16.114 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

بہاولپور: لائیو سٹاک فارم جگیت پیر کے رقبہ اور مویشیوں سے متعلقہ تفصیلات

240: محترمہ ساجدہ یوسف: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لائیو سٹاک فارم جگیت پیر تحصیل خیر پور ٹامیوالی ضلع بہاولپور فارم کب بنایا گیا تھا، اس پر کتنی لاگت آئی تھی اور یہ کب سے بند پڑا ہے، بند ہونے کی وجہ تفصیلاً بتائیں؟

(ب) مذکورہ فارم میں کوئی مویشی نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں، مذکورہ فارم کتنے رقبہ پر محیط ہے اور کیا یہ فارم کبھی کسی کو لیز یا ٹھیکہ پر دیا گیا، تفصیل بتائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ فارم ہزاروں ایکڑ پر محیط ہے اگر ہاں تو اس میں کتنا رقبہ زرعی، کتنے پر آبادی اور کتنا مویشیوں کے لئے مختص ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ فارم کا رقبہ لیز پر دینے یا مذکورہ فارم کو آپریشنل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) لائیوسٹاک فارم جگیت پیر تحصیل خیرپور ٹامیوالی ضلع بہاولپور 1983 میں بنایا گیا، اس پر 75 لاکھ 76 ہزار لاگت آئی تھی اپنے قیام سے آج تک کام کر رہا ہے۔ یہ فارم کبھی بھی بند نہ ہوا ہے۔

(ب) یہ غلط ہے کہ فارم پر مویشی موجود نہ ہیں۔ یہ فارم 5200 ایکڑ پر محیط ہے۔ فارم کا رقبہ کبھی بھی لیز یا ٹھیکہ پر نہ دیا گیا ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ مذکورہ فارم ہزاروں ایکٹر پر محیط ہے۔ جس میں 1025 ایکڑ زرعی ہے جبکہ 75 ایکڑ دفاتر، سٹاف کالونی و سٹورز اور مویشیوں کے باڑوں کے لئے مختص ہے۔ 1025 ایکڑ زرعی رقبہ مویشیوں کے چارہ جات کے لئے مختص ہے۔

(د) فارم مذکورہ آپریشنل ہے اور اسے لیز پر دینے کا کوئی ارادہ نہیں۔

بہاولپور کے علاقہ چولستان میں ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریوں کی تعداد و بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

265: جناب ظہیر اقبال: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع بہاولپور کے علاقہ چولستان میں کتنے ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں ہیں؟

(ب) چولستان میں کتنے موبائل یونٹ کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان ہسپتال ڈسپنسریوں اور موبائل یونٹ میں کتنے ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں، کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(د) ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کے سال 18-2017 کے اخراجات بتائیں؟

(ہ) حکومت کب تک ان کی خالی اسامیاں پُر کرنے اور سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) ضلع بہاولپور کے علاقہ چولستان میں 6 موبائل ویٹرنری ڈسپنسریاں اور 3 سول ویٹرنری ڈسپنسریاں ہیں۔

(ب) چولستان میں 12 موبائل یونٹ کام کر رہے ہیں۔

(ج) ان ہسپتالوں، ڈسپنسریاں اور موبائل یونٹ میں 12 ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں اور کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

(د) ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کے سال 18-2017 کے اخراجات 128.85 ملین روپے ہیں۔

(ہ) چولستان میں ڈاکٹروں کی کوئی خالی اسامی اور missing facilities نہ ہیں۔

ضلع لیہ میں محکمہ آبپاشی کی اسامیوں اور زرعی رقبہ کے ٹھیکہ سے متعلقہ تفصیلات

269: جناب شہاب الدین خان: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ آبپاشی ضلع لیہ میں گریڈ ایک تا گریڈ 17 کی کتنی اسامیاں ہیں اور کتنی کہاں کہاں خالی ہیں؟

(ب) محکمہ آبپاشی کے ضلع لیہ میں کتنے ریسٹ ہاؤسز ہیں، ان پر کتنا عملہ تعینات ہے۔ ان کا عرصہ تعیناتی بتایا جائے؟

(ج) محکمہ آبپاشی کے ریسٹ ہاؤسز کے ساتھ محکمہ کی کتنی زرعی اراضی موجود ہے اور کون لوگ کاشت کر رہے ہیں۔ عرصہ دس سال 2008 تا 2018 تک کس کی کاشت رہی، اگر ٹھیکہ پر دی گئی ہے تو کتنا revenue حکومت کے خزانہ میں جمع ہوا؟

(د) محکمہ آبپاشی کی نہروں پر کتنے درخت، کون کون سی نہروں پر موجود ہیں۔ کتنے درخت چوری کئے گئے اور کتنے جرمانہ کئے گئے۔ کتنا پیسا قومی خزانہ میں جمع ہوا؟

(ہ) ضلع لیہ میں آبپاشی کے کتنے سب ڈویژن ہیں اور کتنے SDO صاحبان کام کر رہے ہیں۔ ان کا عرصہ تعیناتی بتائی جائیں۔ اسی طرح سب انجینئر جو ضلع ہذا میں تعینات ہیں وہ کتنے عرصہ سے تعینات ہیں؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن و آبپاشی (چودھری ظہیر الدین):

(الف) کینال ڈویژن لیہ میں تین سب ڈویژن، 2۔ بھاگل سب ڈویژن، 2۔ حیات سب ڈویژن اور 3۔ عنایت سب ڈویژن۔ اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع لیہ میں محکمہ آبپاشی کے سات ریسٹ ہاؤسز ہیں جس کے عملہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کل اراضی ریسٹ ہاؤس: 329.20 کنال
تمام اراضی محکمہ انہار کے ملازمین اپنے مویشیوں کے چارہ کے لئے کاشت کر رہے ہیں۔ کوئی اراضی کسی غیر متعلقہ شخص کو ٹھیکہ پر نہ دی گئی ہے۔

(د) تمام نہروں پر جو درخت ہیں وہ محکمہ جنگلات کے زیر کنٹرول ہیں اس لئے اس جز کی تفصیل اُن سے متعلقہ ہے۔

(ہ) کینال ڈویژن لیّہ میں تین سب ڈویژن ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع لیّہ میں محکمہ زراعت کے دفاتر اور اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

272: جناب شہاب الدین خان: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ زراعت کے ضلع لیّہ میں دفاتر اور اس شعبہ کے دفاتر کتنے ہیں اور کتنی اسامیاں عہدہ وگریڈ وار ہیں۔ان میں سے کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) محکمہ زراعت کے سیڈ فارم اور ریسرچ سنٹر کروڑ کی تفصیل فراہم کریں اور پچھلے دس سال میں کتنے wheat, suger cane & cotton seets متعارف کروائے گئے ان کی تفصیل فراہم کریں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) ضلع لیّہ میں محکمہ زراعت کے شعبہ جات کے کل 22 دفاتر ہیں۔ جن میں گریڈ 1 تا 19 کی کل 699 اسامیاں ہیں جن میں سے 185 خالی اسامیاں ہیں۔ شعبہ جات کے دفاتر اور اسامیوں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ زراعت کے سیڈ فارم اور ریسرچ سنٹر کروڑ کی تفصیل اس طرح سے ہے

1۔ آڈاپیٹو ریسرچ فارم کروڑ اور گورنمنٹ سیڈ فارم کروڑ

- آڈاپیٹو ریسرچ فارم کروڑ زون چار اضلاع (لیہ، بھکر، میانوالی، مظفر گڑھ) پر مشتمل ہے اور انہی اضلاع میں ابتدائی تحقیق کے نتائج کی تصدیق کرنے کے لئے مختلف فصلوں پر تجربات آڈاپیٹو ریسرچ فارم اور کاشتکاروں کی زمین پر لگاتا ہے اور ان تجربات کے نتائج کو پیداواری منصوبہ میں شامل کیا جاتا ہے۔

- آڈاپٹیو ریسرچ فارم اور کاشتکاروں کے کھیت پر لگائے گئے تجربات کے نتائج کو ریسرچ پیپرز کی صورت میں شائع کیا جاتا ہے تاکہ تمام کاشتکار ان اس سے مستفید ہو سکیں اب تک تقریباً چالیس سے زیادہ ریسرچ پیپر شائع ہو چکے ہیں۔
- کپاس، گندم، مونگ، باجرہ کی نئی اقسام کو آڈاپٹیو ریسرچ فارم اور کاشتکاروں کے رقبہ پر تجربات کر کے متعارف کروایا جاتا ہے۔
- آڈاپٹیو ریسرچ فارم پر زرعی تحقیق کے مختلف اداروں کے بیج پیدا کرنے میں معاونت کرتا ہے۔
- گورنمنٹ سیڈ فارم کروڑ پٹہ داروں اور خود کاشتہ رقبہ پر گندم کی مختلف اقسام کے بیجوں کو ملٹی پلائی کرتا ہے اور پنجاب سیڈ کارپوریشن کو کاشتکاروں تک پہنچانے کے لئے بیچتا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ مختلف فصلوں مثلاً گنا اور کپاس کی پیداواری ٹیکنالوجی کو کاشتکاروں کو متعارف کرواتا ہے۔

2۔ اگرانومک ریسرچ سٹیشن تحصیل کروڑ

- ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد کے زیر سایہ اگرانومک ریسرچ سٹیشن تحصیل کروڑ ضلع لیّہ میں 85-1984 میں قائم ہوا۔ ادارہ ہذا کے مقاصد درج ذیل ہیں۔
- تھل کے آبپاش علاقوں میں اہم فصلوں کی کاشت کے لئے پانی کی مطلوبہ مقدار کا تعین کرنا اور آبپاشی کے لئے مناسب طریقے کا انتخاب اور موزوں وقت کا تعین کرنا۔
- تھل کے آبپاش علاقوں میں اہم فصلوں کی کاشت کے لئے موزوں وقت اور طریقہ کاشت کا تعین کرنا۔
- تھل کے آبپاش علاقوں میں اہم فصلوں کے لئے جڑی بوٹیوں کی شناخت اور تدارک کرنا۔
- تھل کے آبپاش علاقوں میں مختلف فصلات کے لئے اور زیادہ پیداوار کے لئے پودوں کی تعداد کا تعین کرنا۔
- تھل کے آبپاش علاقوں میں مختلف فصلوں کی مخلوط کاشت کرنا۔
- تھل کے آبپاش علاقوں میں مختلف فصلات کے لئے مناسب نمی، درجہ حرارت اور بیج کی گہرائی معلوم کرنا۔
- تھل کے آبپاش علاقوں میں مختلف فصلات کی اقسام کی چھان بین ، بلحاظ موسمیاتی تغیر، مناسب بڑھوتری اور پیداوار معلوم کرنا۔

- تھل کے آبپاش علاقوں میں کھڑی کپاس میں گندم کی کاشت کرنا۔
- تھل کے آبپاش علاقوں میں مختلف فصلات کے لئے کھادوں کی مناسب مقدار معلوم کرنا۔

نوٹ: ادارہ ہذا کے مینڈیٹ میں نئے اقسام کے بیج بنانا نہیں تاہم بریڈنگ انسٹیٹیوٹ نے جو بھی بیج بنائے وہ اس ادارہ نے اپنے علاقے میں متعارف کروائے اور علاقائی مناسبت سے پیداواری ٹیکنالوجی متعارف کروائی۔

نمبر شمار	نام فصل	پچھلے دس سال کے دوران متعارف شدہ بیجوں کے نام	تفصیل
1	گندم	سحر 2006، شفق 2006، فرید 2006، بھکر 2008، معراج 2008، فیصل آباد 2008، آری 2011، آس 2011، گلیکسی 2013، جوہر 2016، گولڈ 2016، اُجالا 2016، اناج 2017، فخر بھکر 2017، مزید ترقی دادہ اقسام۔	بجائی کے اوقات نائٹروجن کا استعمال اجزائے صغیرہ کا استعمال، جڑی بوٹیوں کا کنٹرول، پانی کے اوقات، بجائی کے طریقے، مخلوط کاشت، علاقائی کاشت، موسمی تبدیلیوں کے تناظر میں کاشت۔
2	کپاس	FH-342،MNH-988،MNH-886،FH-142 ،NIBGE-05´،NIBGE-06´ ،NIAB-1048،NIAB-878،NIBGE-04´ Sitara-15-16،NIAB-898،NIAB-545 FH-118 ،FH-114	پانی کے اوقات، کھادوں کا استعمال، پودوں کی تعداد، جڑی بوٹیوں کا کنٹرول، مخلوط کاشت PCCT 3
3	نیشکر	ایس پی ایف۔246	بجائی کی تکنیک، مخلوط کاشت

فیصل آباد شہر میں ویٹرنری ہسپتالوں کی تعداد اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

282: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فیصل آباد شہر میں ویٹرنری ہسپتال کتنے ہیں؟

(ب) اس میں کتنے ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں نیز کتنی اور کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ج) ان کا سال 18-2017 کا بجٹ مدوار بتائیں؟

(د) حکومت ان کی missing facilities کو کب تک پرُ کرے گی؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) فیصل آباد شہر میں پانچ ویٹرنری ہسپتال ہیں۔

(ب) ان میں سات ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں اور کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

(ج) سال 18-2017 کا بجٹ 8.865 ملین روپے ہے۔

(د) مسنگ فسلیٹیز نہ ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ماشاء اللہ بڑے proper طریقے سے آپ ایوان کو چلا رہے ہیں۔ اس سے پہلے بجٹ کے لئے یا حزب اختلاف کی طرف سے دی گئی requisition پر اجلاس بُلایا گیا جبکہ یہ ہمارا regular session ہے۔

جناب سپیکر! میں چاہتا ہوں کہ ایوان میں ماحول اچھا رہے اور اسی حوالے سے میں جمہوری روایات کا ذکر کروں گا۔ جمہوریت کی وجہ سے ہی ہمیں پاکستان کی یہ ریاست میسر آئی ہے لیکن since the inception of Pakistan ہم پوری طرح سے جمہوریت پر عمل نہیں کر سکے جس کے ہمیں بہت ہولناک اور خوفناک نتائج ملے ہیں۔ اس مرتبہ جیسی تیسی آئی لیکن جمہوری حکومت ہی وجود میں آئی ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ جمہوریت ہی بہتر نظام حکومت ہے۔ ایوب خان کے دور میں چودھری ظہور الٰہی (مرحوم) کے خلاف بھینس چوری کا پرچہ درج ہوا، اسی طرح نواب اکبر بگٹی پر کئی مقدمات بنائے گئے اور ان سب کا result ہم نے 1971 میں دیکھا۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت across the board accountability نہیں ہو رہی ۔انکوائریاں صحیح طریقے سے نہیں ہو رہیں اور ہمارے قائد میاں محمد شہباز شریف 70 دن گرفتاری اور قید میں گزار چکے ہیں۔۔۔

MR DEPUTY SPEAKER: I am very sorry. This is not a Point of order.

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! مجھے اپنی بات تو مکمل کر لینے دیں۔ ہمارے قائد کی جو میڈیکل رپورٹس آئیں ہیں ان کے لئے ایک میڈیکل بورڈ تشکیل دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب وارث شاد! آپ تشریف رکھیں۔This is not a Point of Order.

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ ہمارے قائد کی رپورٹس کے بارے میں ایک میڈیکل بورڈ تشکیل دیا جائے۔کیا یہ جمہوریت ہے کہ آپ میری بات نہیں سُن رہے اور میرا مائیک بند کر دیا گیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ سینئر ممبر ہیں اور ہمیں آپ سے ایسے روّیے کی توقع نہیں۔آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔Please be seated.

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔پہلی تحریک التوائے کار نمبر 122/18 جناب محمد رضوان کی ہے۔جناب محمد رضوان! آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

قلعہ گجر سنگھ لاہور میں واقع مکان قبضہ مافیا سے واگزار کرانے کا مطالبہ

جناب محمد رضوان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ موضع قلعہ گجر سنگھ گلی نمبر 16 مکان نمبر 11 ڈیوس روڈ لاہور پر واقع ایک کنال اراضی جو کہ محمد فریاد ولد رحمت علی 15 مرلہ اور عبدالمجید ولد لال دین رقبہ 5 مرلہ کل رقبہ ایک کنال کے قانونی مالک ہیں جبکہ عرصہ دراز سے قبضہ مافیا محمد اسلم، جان محمد وغیرہ نے اس اراضی پر ناجائز قبضہ کر رکھا ہے جو کہ بہت زیادہ سیاسی اثر و رسوخ رکھتے ہیں، غنڈہ گرد عناصر ہیں اور اسی بناء پر محمد فریاد ولد رحمت اور عبدالمجید ولد لال دین وغیرہ جو کہ شریف انسان ہیں ان کی آج تک شنوائی نہیں ہو سکی اور وہ دربدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔پولیس اور دیگر محکمہ جات میں متعدد بار حصول انصاف کے لئے درخواستیں دے چکے ہیں لیکن قبضہ مافیا نے پولیس کے ساتھ ساز باز کر کے ان کی شنوائی نہیں ہونے دی۔سائلین کا وزیراعلیٰ پنجاب سے مطالبہ ہے کہ اُن کو قبضہ مافیا سے چھٹکارا دلایا جائے، اُن کی قانونی زمین واپس دلائی جائے اور ناجائز قابضین کے خلاف فی الفور قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب ابھی تک جواب موصول نہیں ہوا للذا میں گزارش کروں گا کہ اس تحریک التوائے کار کو pending فرمادیں۔ جب اس کا جواب آ جائے گا تو میں پیش کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 129/18 جناب ظہیر اقبال کی ہے۔ جی، جناب ظہیر اقبال!

بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال و میڈیکل کالج کے پروفیسرز اور سینئر ڈاکٹرز کی ڈی جی خان ہسپتال میں تعیناتی سے طلباء کو پریشانی کا سامنا

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ بہاول وکٹوریہ ہسپتال و میڈیکل کالج، بہاولپور جو کہ بہاولپور، بہاولنگر، رحیم یار خان، لودھراں، مظفر گڑھ اور صوبہ سندھ تک کی عوام کو طبی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔ اس ہسپتال و کالج میں کام کرنے والے پروفیسرز اور دیگر سینئر ترین ڈاکٹرز کی ڈیوٹی ڈی جی خان کے ہسپتال و میڈیکل کالج میں ہفتہ میں تین دن کے لئے لگادی گئی ہے جبکہ یہ وہ ہسپتال ہے جس میں نہ صرف صوبہ پنجاب کے اضلاع بہاولپور، بہاولنگر، رحیم یار خان، لودھراں، مظفر گڑھ کے ساتھ ساتھ صوبہ سندھ و دیگر صوبہ جات کے مریضوں کا علاج بھی کیا جاتا ہے اور اس ہسپتال سے ملحقہ میڈیکل کالج جہاں پر سینکڑوں کی تعداد میں طالب علم میڈیکل کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کی تعلیم کا بھی حرج ہو رہا ہے جبکہ ڈیرہ غازی خان کے ڈومیسائل کے حامل کافی سینئر ترین ڈاکٹرز لاہور، فیصل آباد، ملتان کے علاوہ صوبہ کے دیگر ہسپتال و میڈیکل کالجز میں ڈیوٹی دے رہے ہیں۔ چاہئے تو یہ کہ حکومت ایسے سینئر ترین ڈاکٹرز جو کہ ڈیرہ غازی خان ضلع کے ڈومیسائل کے حامل ہیں ان کی ڈیوٹی ڈیرہ غازی خان میں لگاتی جس سے اس ضلع کی عوام اور مریضوں و میڈیکل کے طالب علموں کو فائدہ ہوتا ایسا نہ کر کے حکومت وقت نے بہاول وکٹوریہ ہسپتال و میڈیکل کالج بہاولپور کے مریضوں کے ساتھ ساتھ طالب علموں کے لئے بھی مشکلات پیدا کر دی ہیں للذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب! آپ اس تحریک التوائے کار پر کچھ کہنا چاہیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! رولز کے مطابق متعلقہ وزیر موصوف یا پارلیمانی سیکرٹری نے تحریک التوائے کار کا جواب دینا ہوتا ہے۔ چونکہ وزیر صحت اس وقت ایوان میں موجود نہیں ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو pending فرما لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر صحت کے آنے تک اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ منسٹر ہیلتھ کو ایوان میں بلایا جائے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 131/18 چودھری اشرف علی کی ہے۔ جی، اپنی تحریک پیش کریں۔

گوجرانوالہ میں زائد المیعاد اور ممنوعہ ادویات کی سر عام فروخت

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "قومی فیصلہ گوجرانوالہ" کی اشاعت مورخہ 9۔نومبر 2018 کی خبر کے مطابق میڈیکل سٹوروں میں زائد المیعاد ممنوعہ ادویات کی فروخت جاری، اضلاع کی انتظامیہ اور محکمہ صحت کے متعلقہ افسران نے گزشتہ ڈیڑھ سال سے ڈرگ انسپکٹرز کی کارکردگی کی مانیٹرنگ نہیں کی، میڈیکل سٹور مالکان انسانی صحت کے ساتھ سر عام کھیلنے میں مصروف ہیں جبکہ انتظامیہ اور محکمہ صحت خاموش تماشائی بن کر بیٹھے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق پابندی کے باوجود گوجرانوالہ ڈویژن کے سینکڑوں میڈیکل سٹوروں میں زائد المیعاد ادویات، نشہ آور اور ممنوعہ ادویات کی فروخت کا سلسلہ رُک نہ سکا۔ ڈرگ انسپکٹرز کاغذی کارروائی کر کے حکام کو مطمئن کرنے لگے۔ اضلاع کی انتظامیہ اور محکمہ صحت کے متعلقہ افسران نے گزشتہ ڈیڑھ سال سے ڈرگ انسپکٹرز کی کارکردگی کی مانیٹرنگ نہیں کی۔ گوجرانوالہ، سیالکوٹ، گجرات، منڈی بہاؤالدین، حافظ آباد، نارووال کے اضلاع میں میڈیکل سٹوروں کی مانیٹرنگ اور چیکنگ کا کوئی مؤثر نظام تشکیل نہ دیا جا سکا جس کے باعث شہری زائد المیعاد ادویات خریدنے پر مجبور ہیں۔ مختلف امراض کے علاج کے لئے فروخت ہونے والی بیشتر کمپنیوں کی ادویات کی مدت میعاد ختم ہو چکی ہوتی ہے جبکہ انہیں کھلے عام فروخت کیا جاتا ہے۔ وزارت صحت نے مدت میعاد ختم ہونے والی ادویات کی فروخت پر پابندی عائد کر رکھی ہے مگر گوجرانوالہ ڈویژن میں بیشتر میڈیکل سٹوروں میں مدت میعاد ختم ہونے کے باوجود زہریلی ادویات کی فروخت کا سلسلہ جاری ہے۔ میڈیکل سٹور مالکان انسانی صحت کے ساتھ

سرعام کھیلنے میں مصروف ہیں جبکہ انتظامیہ اور محکمہ صحت خاموش تماشائی بن کر بیٹھے ہیں۔ چونکہ گوجرانوالہ ڈویژن میں محکمہ صحت نے خطرناک، مضر صحت اور زائد المیعاد ادویات کی فروخت کا سلسلہ روکنے کے لئے کوئی مؤثر نظام تشکیل نہ دیا ہے جس کی وجہ سے میڈیکل سٹورز مالکان ناقص، غیر معیاری، جعلی اور زائد المیعاد ادویات کھلے عام فروخت کر رہے ہیں اور یہ ادویات انسانی صحت کو بہتر کرنے کی بجائے انسانی صحت کو خراب کر رہی ہیں جس بناء پر شہریوں میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

(اذانِ ظہر)

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری اشرف علی نے اپنی تحریک التوائے کار پڑھ دی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے کل تک pending کیا جاتا ہے۔ وزیر صحت صاحبہ ایوان میں تشریف لے آئی ہیں۔ جناب ظہیر اقبال کی تحریک التوائے کار نمبر 129/18 ایوان میں پڑھی جا چکی ہے۔ آپ ایوان میں موجود نہیں تھیں تو میں نے اُن کی تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے pending کر دیا تھا اگر آپ کے پاس اس تحریک التوائے کار کا جواب ہے تو ایوان میں پڑھ دیں۔

بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال و میڈیکل کالج کے پروفیسرز اور سینئر ڈاکٹرز کی ڈی جی خان ہسپتال میں تعیناتی سے طلباء کو پریشانی کا سامنا

(---جاری)

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر و سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 129/18 کا جواب دینے کے لئے میں prepare ہوں۔ اس وقت جنوبی پنجاب کے علاقوں میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز کا بہت بڑا فقدان ہے۔ ہم نے اس سلسلے میں وائس چانسلر، نشتر میڈیکل کالج اور پرنسپلز کی آپس میں میٹنگز کر کے سٹاف کو temporarily rotate کرنے کی بات کی ہے۔ ہم نے ابھی پنجاب پبلک سروس کمیشن کے اندر according to regions, advertisement دی ہے کہ ڈی جی خان کے اندر جو سینئر ڈاکٹرز اور پروفیسرز آنا چاہتے ہیں لہٰذا ہم نے ڈی جی خان کے لئے علیحدہ advertisement دے دی ہے، اسی طرح رحیم یار خان، بہاولپور اور ملتان کی علیحدہ advertisement دے دی ہے

یہ صرف اس وجہ سے کیا ہے کہ Faculties were not complete because of lack of senior professors.

جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو تھوڑا سا یہ بھی بتانا چاہتی ہوں کہ یہ faculty members صرف علاج معالجہ کے لئے ہی نہیں بلکہ medical students کو پڑھانے کے لئے بھی ہمیں چاہئے ہوتے ہیں۔اگر ہم اُن required number of کے faculty members lecture and courses نہ کریں تو ہم پر PMDC کے rules and regulations لگ جاتے ہیں اُس چیز کو by pass کرنے کے لئے ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ different subjects کے لیکچرز اور دوسری کمی بیشی by rotation پوری کر دیں اس لئے میں آپ کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ بہاولپور سے جو postings ہوئی ہیں یہ temporarily basis پر ہیں ہم نے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو already advertisement بھیج دیا ہے۔ اب ہم جو recruitments کریں گے That is going to be entirely based on region basis. یعنی جو لوگ جس region کے لئے apply کریں گے وہ پھر اُسی region میں ہی رہیں گے، کہیں اور نہیں جائیں گے۔ ہم نے posts کو specify کر دیا ہے کہ یہ posts اسی علاقے کے لئے ہیں۔ موجودہ advertisement کی بنیاد پر جب ساری vacancies fill ہو جائیں گی تو پھر انشاءاللہ ہم کسی کو displace نہیں کریں گے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب ظہیر اقبال کی تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار ملک تیمور مسعود کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! میں نے اپنی تحریک پر بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ آگے اور ایجنڈا بھی ہے۔ اس کا جواب آ چکا ہے rules کے تحت اس پر بات نہیں ہو سکتی۔ آپ تشریف رکھیں۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں اور مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرارداد راجہ یاور کمال خان، سردار فاروق امان اللہ دریشک، سردار احمد علی خان دریشک اور محترمہ سبین گل خان کی طرف سے ہے۔ اس قرارداد کو ان میں سے کوئی بھی ممبر پیش کر سکتا ہے۔ جی، راجہ یاور کمال خان!

پنجاب کے ٹائلٹ سے محروم علاقوں کو ٹائلٹ کی سہولت دینے کا مطالبہ

راجہ یاور کمال خان: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب کی 17 فیصد عوام ٹائلٹ کی سہولت سے محروم ہے۔ ٹائلٹ سے محروم علاقوں میں راجن پور، مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازی خان سر فہرست ہیں جہاں تقریباً 40 فیصد سے بھی زیادہ عوام اس سہولت سے محروم ہیں۔
یہ ایوان حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ پنجاب بھر کے عوام کو بالخصوص دیہی عوام کو یہ سہولت فراہم کرنے لئے فوری اقدامات کئے جائیں۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب کی 17 فیصد عوام ٹائلٹ کی سہولت سے محروم ہے۔ ٹائلٹ سے محروم علاقوں میں راجن پور، مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازی خان سر فہرست ہیں جہاں تقریباً 40 فیصد سے بھی زیادہ عوام اس سہولت سے محروم ہیں۔
یہ ایوان حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ پنجاب بھر کے عوام کو بالخصوص دیہی عوام کو یہ سہولت فراہم کرنے لئے فوری اقدامات کئے جائیں۔"

جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اس کے جواب میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ گاؤں کو ODF یعنی open defecation free کرنے سے مراد یہ ہے کہ دیہاتوں میں رہنے والے افراد اپنے گھروں میں لیٹرین کی تعمیر اور اس کے استعمال کو یقینی

بنائیں۔ وہ ذاتی اور ماحولیاتی صحت و صفائی کی بہتر عادت کو اپنالیں تاکہ گندگی خصوصاً انسانی فضلے سے پیدا ہونے والی خطرناک بیماریوں سے بچا جا سکے۔ پنجاب میں کل 25914 دیہات ہیں جن میں کل آبادی کا 67 فیصد رہائش پذیر ہے۔ اس challenge سے نمٹنے کے لئے ضروری ہے کہ لوگوں کے اندر صفائی کی بنیادی تعلیم اور شعور سے آگاہی پیدا کی جائے جس پر پنجاب حکومت مختلف منصوبوں کے ذریعے کام کر رہی ہے۔ صوبہ پنجاب میں 2010 کے سیلاب کے بعد کھلی جگہ پر پاخانہ کا تناسب 23 فیصد تھا۔ NGO's نے بین الاقوامی اداروں کے تعاون سے متاثرہ دیہاتوں میں ODF کے کام کا آغاز کیا اور اس کے بعد 2012 میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے اپنے کمیونٹی ڈویلپمنٹ یونٹ کے ذریعے یونیسف کے تعاون سے رحیم یار خان میں پہلا پائلٹ پراجیکٹ چلایا جس کے بعد بین الاقوامی اداروں کے تعاون سے مزید علاقوں میں یہ کام پھیلایا گیا۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! نماز ظہر کے لئے 15 منٹ کا وقفہ کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ نماز پڑھ آئیں۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! MICS 2014 کے مطابق پنجاب میں کھلے علاقوں میں پاخانہ کا تناسب تقریباً 17 فیصد تک کم ہو گیا تھا۔ اس پراجیکٹ کی اہمیت کے پیش نظر 16-2015 میں حکومت پنجاب نے ADP کے تحت ODF پروگرام کے لئے 400 ملین روپے مختص کئے جس کے تحت 36 اضلاع میں مزید 3360 دیہاتوں کو ODF کرنے کا ہدف ملا۔ اس وقت پنجاب میں مختلف اداروں کی کوششوں سے کل 25914 دیہاتوں میں سے 4958 دیہات ODF ہو چکے ہیں جبکہ مزید 4111 دیہاتوں کے پراجیکٹس چل رہے ہیں جس میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، لوکل گورنمنٹ اور NGO's کی طرف سے پراجیکٹس چلائے جا رہے ہیں جبکہ محکمہ تعلیم، صحت اور مزید محکمہ جات کا کردار بھی اس میں نمایاں ہے۔

جناب سپیکر! رواں مالی سال کے اختتام پر تقریباً 1958 دیہاتوں کو مزید ODF کیا جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح یہ کام مرحلہ وار شروع ہوا ہے انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد پنجاب کے تمام دیہات ODF ہو جائیں گے اس لئے میں معزز ممبران کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ اور محکمہ لوکل گورنمنٹ دونوں اس پر کام کر رہے ہیں۔ اس کے بہتر نتائج آ رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کو مزید بہتر بنانے کی کوشش کی جائے گی۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب! کیا اس کو پاس کر لیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ انہوں نے قرارداد پیش کی، میں نے اس کا جواب دیا اور میں نے انہیں یقین دہانی کرائی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس معاملے کو بہتر کرنے کی مزید کوشش کی جائے گی۔ اگر وہ مطمئن نہیں ہیں تو قرارداد پاس کر لی جائے۔ مجھے اس پر اعتراض نہیں ہے۔ میں نے گورنمنٹ کی طرف سے کی جانے والی کاوشیں آپ کی خدمت میں پیش کر دی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں اس قرارداد کو پاس کرانے کے لئے ووٹنگ کرا لی جائے تو بہتر ہے۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب کی 17 فیصد عوام ٹائلٹ کی سہولت سے محروم ہے۔ ٹائلٹ سے محروم علاقوں میں راجن پور، مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازی خان سر فہرست ہیں جہاں تقریباً 40 فیصد سے بھی زیادہ عوام اس سہولت سے محروم ہیں۔
یہ ایوان حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ پنجاب بھر کے عوام کو بالخصوص دیہی عوام کو یہ سہولت فراہم کرنے لئے فوری اقدامات کئے جائیں۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر دوسری قرارداد سیدہ زہرا نقوی کی ہے۔ جی، محترمہ! اپنی قرارداد پڑھیں۔

بھکاریوں کو روزگار فراہم کرنے کا مطالبہ

سیدہ زہرا نقوی: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین۔ اصلوۃ والسلام علی خاتم النبیین و علی آلہ واصحابہ وازواجہ۔

جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں گلی محلوں، ٹریفک سگنلز اور چوراہوں پر بھیک مانگنے والے افراد کے لئے روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں گلی محلوں، ٹریفک سگنلز اور چوراہوں پر بھیک مانگنے والے افراد کے لئے روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ متعلقہ منسٹر نے قرارداد پر اپنے خیالات کا اظہار کرنا ہوتا ہے۔ یہ قرارداد سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے اور منسٹر صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے اس قرارداد کو pending کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ تیسری قرارداد جناب ساجد احمد خان کی ہے۔ جی، ساجد صاحب! آپ اپنی قرارداد پیش کریں۔

صوبائی اسمبلی پنجاب میں محفل میلاد منعقد کرانے پر جناب سپیکر کو خراج تحسین کا پیش کیا جانا

جناب ساجد احمد خان: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب کی 90 سالہ تاریخ میں پہلی مرتبہ اسمبلی سیکرٹریٹ میں محفل عید میلادالنبیؐ منعقد کرانے پر اظہار مسرت کرتا ہے اور اس مبارک محفل کے انعقاد کا آغاز کرنے پر سپیکر پنجاب اسمبلی جناب پرویزالٰہی کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان اس یقین کا اظہار بھی کرتا ہے کہ یہ سلسلہ تاقیامت جاری رہے گا۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب کی 90 سالہ تاریخ میں پہلی مرتبہ اسمبلی سیکرٹریٹ میں محفل عید میلادالنبیؐ منعقد کرانے پر اظہار مسرت کرتا ہے اور اس مبارک محفل کے انعقاد کا آغاز کرنے پر سپیکر پنجاب اسمبلی جناب پرویزالٰہی کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان اس یقین کا اظہار بھی کرتا ہے کہ یہ سلسلہ تاقیامت جاری رہے گا۔"

جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میرے خیال میں اس معزز ایوان میں موجود کسی بھی ممبر کو اس بات پر اعتراض نہیں ہے۔ ہم اس اقدام پر سپیکر صاحب کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور اس امید کا بھی اظہار کرتے ہیں کہ اس سلسلے کو ہمیشہ کے لئے قائم رہنا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے لہٰذا سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب کی 90 سالہ تاریخ میں پہلی مرتبہ اسمبلی سیکرٹریٹ میں محفل عید میلادالنبیؐ منعقد کرانے پر اظہار مسرت کرتا ہے اور اس مبارک محفل کے انعقاد کا آغاز کرنے پر سپیکر پنجاب اسمبلی جناب پرویزالٰہی کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔
یہ ایوان اس یقین کا اظہار بھی کرتا ہے کہ یہ سلسلہ تاقیامت جاری رہے گا۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: چوتھی قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

سموگ سے بچاؤ کے لئے اقدامات کرنے اور آگاہی مہم چلانے کا مطالبہ

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ سموگ سے بچاؤ کے لئے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کئے جائیں نیز اس حوالے سے آگاہی مہم چلائی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ سموگ سے بچاؤ کے لئے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کئے جائیں نیز اس حوالے سے آگاہی مہم چلائی جائے۔"

جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ سموگ کا دورانیہ 10 سے 20 دن ہر سال اکتوبر سے دسمبر تک ہوتا ہے۔ سپریم کورٹ آف پاکستان کے آرڈر 23-07-2018 کے تحت سموگ کمیشن رپورٹ کی سفارشات پر عملدرآمد کرنے کے لئے وزیراعلیٰ پنجاب کی سربراہی میں متعلقہ محکموں

کے ساتھ سموگ سے بچاؤ کے لئے اقدامات کی بابت اجلاس منعقد کئے گئے۔ محکمہ تحفظ ماحول نے صوبہ کے 36اضلاع میں 3-نومبر 2018 سے روایتی ٹیکنالوجی کے ساتھ چلنے والے بھٹوں پر پابندی عائد کی اس کے بعد موسمی حالات کے پیش نظر محکمہ موسمیات سپارکو اور سپریم کورٹ کی طرف سے مقرر کردہ چیئرمین جو کہ ڈاکٹر پرویز حسن ہیں سموگ کمیشن کی مشاورت اور سفارشات کی بنیاد پر حکومت نے پنجاب اینٹوں کے بھٹوں کے لئے تین زون، گرین، بلیو، پیلو اور سرخ تشکیل دیئے۔ صرف red zone میں آنے والے اضلاع لاہور، شیخوپورہ، قصور، اوکاڑہ، ساہیوال، خانیوال، ملتان، ننکانہ صاحب، گوجرانوالہ، فیصل آباد اور نارووال میں روایتی ٹیکنالوجی والے بھٹوں کو چلانے پر مکمل پابندی عائد کی۔ ہوم ڈیپارٹمنٹ نے پنجاب میں سیکشن 144 کے تحت فصلوں کی باقیات، کوڑا کرکٹ، ٹائر، پلاسٹک، پولی تھین، ربڑ اور چمڑے کی اشیاء جلانے پر یکم اکتوبر سے مکمل پابندی عائد کی۔ محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے سموگ کی روک تھام کے لئے متعلقہ محکموں اور ضلعی انتظامیہ کے تعاون سے 724 دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کا چالان کیا۔ 313 دھواں چھوڑنے والے اینٹوں کے بھٹوں کو پابند کیا۔ 16851 گاڑیوں کے بعد میں دوبارہ چالان کئے گئے۔ 259 زمینداروں کے خلاف فصلوں کی باقیات اور کوڑا کرکٹ جلانے کی خلاف FIRs درج ہوئیں۔ Divisional level, District level اور Tehsil level پر سموگ کمیٹیاں قائم کی گئیں جو کہ اپنے علاقوں میں روزانہ کی بنیاد پر سموگ کے تدارک کے لئے اقدامات کر رہے ہیں۔ محکمہ صحت نے ہسپتالوں میں smog desks قائم کئے ہیں۔ سموگ سے بچاؤ کے لئے اخبارات میں آگاہی مہم شروع کی گئی۔ فضائی آلودگی کا index روزانہ کی بنیاد پر ویب سائٹ اور موبائل فون کے ذریعے app پر جاری کروایا گیا۔

جناب سپیکر! یہ امر قابل ذکر ہے کہ پڑوسی ملک پنجاب کی فصلوں کی بقایاجات کو آگ لگائی جاتی ہے اس سے بھی across the border سے جو سموگ اور دھواں ہمارے پنجاب میں داخل ہوا اور اس کے ساتھ ہی ہم پوری کوشش کر رہے ہیں کہ سموگ کو کنٹرول کیا جائے کیونکہ یہ ایک دن کا کام نہیں ہے یا یہ سموگ 15 دن میں نہیں آئی۔ یہ پچھلے consecutive دس سالوں کی غلط policies کی وجہ سے smog enhance ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے air quality index---(قطع کلامیاں)

MR DEPUTY SPEAKER: No cross talk. This is not the way.

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے request کروں گا کہ یہ تھوڑا سن لیں گے تو پھر ہی ان کو بات کی سمجھ آئے گی۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ تشریف رکھیں کیونکہ کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! آج پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے، انہی کا دن ہے اور یہ ہی کورم پوائنٹ آؤٹ کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ کورم پوائنٹ آؤٹ کرنا ان کا right ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

گنتی کی گئی ہے کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ممبران اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا پندرہ منٹ کے لئے ہاؤس ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر پندرہ منٹ کے وقفہ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد

جناب ڈپٹی سپیکر 2 بج کر 14 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جی، جناب محمد سبطین خان!

سموگ سے بچاؤ کے لئے اقدامات کرنے اور آگاہی مہم چلانے کا مطالبہ
(---جاری)

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں تقریباً ساری باتیں کر چکا تھا میں اس کے علاوہ یہ کہنا چاہوں گا کہ اس وقت ہماری air quality index تقریباً 83 پر آ رہی ہے. which is quite satisfactory اور 300 تک satisfactory ہوتی ہے لیکن جب 300 سے above ہوتی تو that is point of concern جہاں سموگ براہ راست انسانی جسم کو affect کرتی ہے۔ اس کے علاوہ ہم نے لاہور، فیصل آباد اور ملتان میں air monitor systems لگائے ہوئے ہیں جو روزانہ کی بنیاد پر monitor کرتے ہیں اور یہ ویب سائٹ پر بھی ہے۔ بات یہ ہے کہ یہ سموگ ایک دن میں تو نہیں بڑھی بلکہ یہ پچھلے پانچ سات سالوں سے چلی آ رہی ہے۔ انہوں نے اسے متواتر neglect کیا اور اس پر کوئی کام نہ کیا۔ آپ نے درخت کاٹے اور forest کو concrete جنگل میں تبدیل کر دیا۔ آپ نے ٹرینیں، پل اور سڑکوں پر زیادہ توجہ دی۔ ہر civilized ملکوں میں 25 فیصد ایریا green plantation کے لئے رکھا جاتا ہے لیکن ہماری بدقسمتی ہے کہ پنجاب میں green plantation کا ایریا صرف 3 فیصد ہے۔ Now, we are struggling hard. آپ کو پتا ہے کہ pollution and smog are directly related with forestry. جب جنگلات کٹے تو اس نے صرف human life کو affect نہیں کیا بلکہ wildlife کو بھی affect کیا۔ ہمارے zoo میں آدھے جانور رہ گئے اور آدھے ختم ہو گئے ہیں۔ سفاری پارک میں آدھے جانور رہ گئے this is all because of pollution and smog. آج سے چند سال پہلے تک zoo میں ہمارے ہاتھی ہوتے تھے اور شیر ہوتے تھے۔ 2018 کے الیکشن کے بعد آپ نے شیروں کو destroy کر دیا۔ اگر کوئی شیر ہے تو وہ لنگڑا ہو گیا، کسی شیر کی دم کٹ گئی، کسی شیر کے کان کٹ گئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ اس میں سالہا سال کی struggle ہے، اب ہم بہتری کی طرف جا رہے ہیں۔ ہم نے ان زخمی شیروں کو بھی ہسپتالوں میں داخل کیا ہے اور انشاءاللہ We are working hard. (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگلے سال انشاء اللہ سموگ eliminate ہو جائے گی اور مزید حالات بہتری کی طرف جائیں گے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس resolution کی favour کر رہے ہیں یا oppose کر رہے ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! اس کو پاس کر دیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گورنمنٹ already اس پر کام کر رہی ہے لہٰذا اس قرارداد کو پاس کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ سموگ سے بچاؤ کے لئے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کئے جائیں نیز اس حوالے سے آگاہی مہم چلائی جائے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلی قرارداد سید یاور عباس بخاری، جناب محمد ندیم قریشی، محترمہ شاہدہ احمد اور محترمہ ساجدہ بیگم کی طرف سے پیش کی گئی ہے۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ ان میں کوئی بھی ممبر اپنی قرارداد پیش کریں۔

میٹھے پانی کی فراہمی کے لئے 21۔ارب روپے مختص کرنے پر حکومت کو مبارکباد کا پیش کیا جانا

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

> "یہ ایوان عوام کے لئے پینے کے میٹھے پانی کی فراہمی کے لئے 21۔ارب روپے مختص کرنے پر موجودہ حکومت کو مبارکباد پیش کرتا ہے نیز یہ مطالبہ بھی کرتا ہے کہ اس پراجیکٹ سے متعلقہ تمام محکمہ جات کو اس بات کا پابند کیا جائے کہ وہ مالی سال کے اختتام تک اس مختص شدہ رقم کا استعمال یقینی بنائیں تاکہ اس کے ثمرات پنجاب کی عوام تک پہنچ سکیں۔"

جناب سپیکر! دوسری درخواست یہ ہے کہ وہ فلٹریشن پلانٹس جو پنجاب کے مختلف حصوں میں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ kindly قرارداد پڑھ لیں۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! قرارداد پڑھ لی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے قرارداد مکمل پڑھ لی ہے؟

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! اس میں ایک لائن رہتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! ہم سمجھتے ہیں کہ پنجاب میں وہ تمام فلٹریشن پلانٹس جو گزشتہ عرصہ دراز سے دس سال میں سابقاادوار کی حکومتوں نے لوگوں کو پہنچانے تھے وہ کم ہیں لہٰذا میری گزارش ہے کہ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے فنڈ بحال کیا جائے تاکہ پنجاب کی عوام صاف پانی سے فیض یاب ہو سکے اور اس کے اثرات عوام تک پہنچ سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

> "یہ ایوان عوام کے لئے پینے کے میٹھے پانی کی فراہمی کے لئے 21۔ارب روپے مختص کرنے پر موجودہ حکومت کو مبارکباد پیش کرتا ہے نیز یہ مطالبہ بھی کرتا ہے کہ اس پراجیکٹ سے متعلقہ تمام محکمہ جات کو اس بات کا پابند کیا جائے کہ وہ مالی سال کے اختتام تک اس مختص شدہ رقم کا استعمال یقینی بنائیں تاکہ اس کے ثمرات پنجاب کی عوام تک پہنچ سکیں۔"

جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ جس طرح معزز ممبر نے فرمایا ہے تو یہ بالکل درست ہے کہ گورنمنٹ نے تقریباً 21۔ارب روپیہ اس مقصد کے لئے مختص کیا ہے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اس expenditures کو ensure کیا جائے کہ یہ سارا روپیہ خرچ ہونا چاہئے تو میں معزز ممبر کو اور دیگر جو ہمارے ممبران ہیں جنہوں نے یہ قرارداد پیش کی ہے تو میں ان کو حکومت کی طرف سے یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ مختص شدہ رقم کو خرچ کیا جائے گا اور عوام اس سے استفادہ ضرور کریں گے جو عوام کی بہتری کے لئے یہ رقم مختص کی گئی ہے لیکن اس کے باوجود میں سمجھتا ہوں کہ اگر معزز ممبر میری

assurance کے بعد مطمئن ہیں تو بہتر اگر یہ مطمئن نہیں ہیں اور اگر اس قرارداد کو پاس کرنا ہے تو گورنمنٹ کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہے کیونکہ ہمارا مقصد رقم مختص کرنا تھا اور assure کرنا تھا کہ اس رقم کو خرچ ہونا چاہئے تو وہ دونوں کام ہم انشاء اللہ تعالیٰ کرنا چاہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

> "یہ ایوان عوام کے لئے پینے کے میٹھے پانی کی فراہمی کے لئے 21-ارب روپے مختص کرنے پر موجودہ حکومت کو مبارکباد پیش کرتا ہے نیز یہ مطالبہ بھی کرتا ہے کہ اس پراجیکٹ سے متعلقہ تمام محکمہ جات کو اس بات کا پابند کیا جائے کہ وہ مالی سال کے اختتام تک اس مختص شدہ رقم کا استعمال یقینی بنائیں تاکہ اس کے ثمرات پنجاب کی عوام تک پہنچ سکیں۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوا لہٰذا اب اجلاس مورخہ 5-دسمبر 2018 بروز بدھ صبح 11:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔